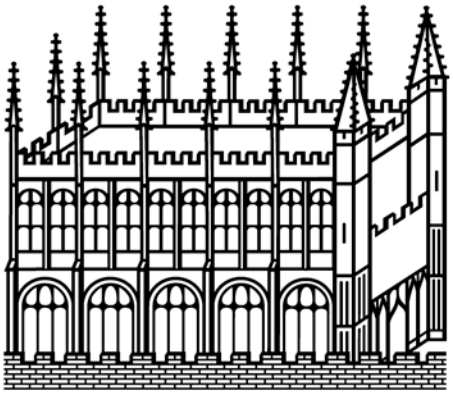


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







16.D.70.

16 D 70

مِنْكَ وَاكْفِهِمَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِهِمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اپنی جانب سے اور کفایت کر ان دونونکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے اور غنی کر ان دونونکو ساتھ فضل اپنے کے اونسے کہ سوای تیری ہین

وَافْتَحْ لَهُمَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا تَكِلْهُمَا اِلٰى نَفْسِهِمَا طَرْفَةَ

اور کھول انکے لیے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ سونپ انکو طرف نفسون انکے کے ایک پلک

عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لَهُمَا شَاْنَهُمَا كُلَّهُ وَاٰتِهِمَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ

مارتے اور سنوار اونکے لیے سب کام انکے اور دے انکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین

حَسَنَةً وَّقِهِمَا عَذَابَ النَّارِ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَبَارِكْ

بھلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ سے ساتھ رحمت اپنے کے ای ارحم الراحمین اور ساتھ برکت

حَبِيْبِكَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

حبیب اپنے کے کہ رحمت ہین عالمونکے لیے رحمت بھیجے اللہ تعالی اونپر اور اونکی اولاد اور اونکے اصحاب پر سب پر

وَاٰخِرُ الْمَرَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِى الْاِنْعَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ

اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام کی اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو سردار ہین

الْاَنَامِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

سب خلائق کے اور اونکی آل اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ

الحمد للہ حمداً ایوافی نعمہ ویکافی مزیدکرمہ تمام ہوا یہ رسالہ یاالہی جو ہین بھول چوک ہوئی ہو مجھسے اپنے کرم عمیم سے معاف فرمانا اور اسکو قبول کرنا اور اسپر عمل نصیب کرنا ہم سبکو صلی اللہ تعالی اعلی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ۝

خاتمہ الطبع احسان خدا کا کہ یہ رسالہ نافعہ فلاح وسداد ین اعنی تحفۃ الزوجین من تصانیف جناب قدوۃ العلما عمدۃ الفضلا لوذعی المعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خانصاحب دہلوی دام فیضہ سے مطبع فیض منبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ عیسوی مین طبع ہوا

مملوکہ وھو بری منہا قال حد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال وایضا

مملوک اپنیکو اور وہ بری ہو اوس بہتان سے حد مارا جائیگا دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو وی مملوک جیسا کہ کہا تھا اور یہ بھی

قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم خادمہ طعامہ ثم جاءہ وقد

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اوسکا کھانا پھر لاوے اوسکو حال آنکہ تحقیق

ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوحا

اوٹھائی ہو اوسنے گرمی اوسکی اور دھوان اوسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو ساتھ اپنے پس چاہیے کہ کھاوے پس اگر ہو کھانا کہ بہت ہو یا کھانیوالا اوسکو

قلیلا فلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین وکان رسول اللہ صلی اللہ

ہو وہ کم پس چاہیے کہ رکھدے بیچ ہاتھ اوسکے کے اوسمیں سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تھے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم یقول فی مرضہ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم ثم اعلمہ

علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکھو نماز کو اور خادموں کے حق کو پھر جان تو یہ بات

ان علیک حافظین کریمین کاتبین ما تقولین وتفعلین فقولی معروفا

کہ تحقیق تحقیق تجھپر البتہ دو نگہبان ہین بزرگ لکھنے والے فال اوسکو کہتی ہو تو اور کرتی ہو تو پس کہہ تو اچھی بات

واعملی کل الخیرات والحسنات ان الحسنات یذہبن السیئات

اور کر سب بھلائیان اور نیکیان تحقیق نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو

ذلک ذکری للذاکرین بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا و

یہ ہو نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنیوالون کے برکت دے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے بسبب قرآن عظیم کے اور نفع دے ہمکو

ایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالی جواد کریم ملک بر رب رؤف

اور تمکو ساتھ آیتون اور ذکر باحکمت کے تحقیق اللہ تعالی ہے بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا پروردگار بہت مہربان

رحیم اللھم بارک لھما فی دینھما ودنیاھما واصلح ذات بینھما واصلحھما

رحم کرنیوالا یا الہی برکت کر واسطے ان دونونکے فی دین ان دونونکے مین اور دنیا ان دونونکے مین اور سنوار معاملہ ان دونونکا سنوارنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دی اللہ کسیکو تم مین سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا تم نفس اپنے کو اور اہلخانہ

بَيْتِهٖ ۝ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ

اپنے کو اور یہ بھی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کے صدقہ ہے ف۱

وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ

اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتونکی نیکی کی پس تحقیق وہ

خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ

پیدا کی گئی ہین پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلیون مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر جاہے تو سیدھا کرنا اوسکو

كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا ۝ وَاَعْلَمِيْ

توڑیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دی تو اوسکو ہمیشہ رہیگی بہت ٹیڑھی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتونکی نیکی کی ف۲ اور جان تو

اَنَّ لِخُدَّامِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ فَرَاعِيْهِ وَاَحْسِنِيْ اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

کہ تحقیق واسطے خادمون تیرے کے تجھپر حق ہے پس رعایت کر تو اوسکی اور بھلائی کر طرف اونکی تحقیق اللہ نہین ضائع کرتا اجر

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ

نیکوکاروں کا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھائی تمھارے ہین ف۳ کیا اونکو

اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ

اللہ نے زیر دست تمھارا پس جو شخص کہ کیا اللہ نے بھائی اوسکو کو زیر دست اوسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ کھاوے آپ

وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ

اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دے اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کردے اوسکو پس اگر تکلیف دے اوسکو

مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ۝ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ

اوس کام کی کہ عاجز کردے اوسکو پس چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوسپر اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بہتان لگاوے

مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ

مرتبہ مین وہ ہی جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہی آتا ہی ایک اونمین کا پس کہتا ہی کیا مینے ایسا اور ایسا پس کہتا ہی ابلیس

مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ

کچھ نہین کیا تو نے پھر آتا ہی ایک اونمین سے پس کہتا ہی نہین چھوڑا مینے اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈالدی مینے درمیان اوسکے

وَبَيْنَ اِمْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ فَيَلْزَمُهٗ ۵ وَاَيْضًا قَالَ

اور درمیان عورت اوسکی کے پس نزدیک کرتا ہی اوسکو اپنے سے اور کہتا ہی کیا اچھا ہی تو پس گلے سے لگاتا ہی اوسکو آور یہ بھی فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی انسان مین جگہ جاری ہونے

الدَّمِ فَلَا تَغْفُلِيْ عَنْ مَّكْرِهٖ وَاسْتَعِيْنِيْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ ۵ وَاَيْضًا لَكِ عَلٰى زَوْجِكِ

خون کے فا پس نہ غافل رہ مکر اوسکے ہی اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اوسپر اور تیرا تیری خاوند پر بھی

حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهٖ ۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ عَلَى الْمَرْءِ

حق ہی توفیق دی اللہ تعالی اوسکو تیری حق ادا کرنیکی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہی مرد پر یہ کہ

اَنْ يُّحْسِنَ فِيْ طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

اچھی طرح کھلاوے اور پہناوے بیوی کو آور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہی

خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ۵ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور مین بہتر ہون تم مین واسطے اہل اپنی کے آور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتون اپنی کے آور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ۵ وَاَيْضًا قَالَ

تحقیق بہت کامل مومنین از روی ایمان کے وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اہل اپنی پر آور یہ بھی فرمایا

لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

واسطے کیسکے تو البتہ حکم کرتا مین عورتکو سجدہ کرنیکا واسطے خاوندونکے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَۃُ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ لَعَنَتْھَا الْمَلٰٓئِکَۃُ

وسلم نے کہ جب رات گذاری عورت اور خاوند اوسکا اوسپر غصہ ہو تو لعنت کرتی ہین اوس عورتکو فرشتے

حَتّٰی تُصْبِحَ ۞ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَاْذَنَ

صبح تک اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہی عورتکو یہ کہ اذن دی غیر کو

فِیْ بَیْتِہٖٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا یَحِلُّ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۞

آنیکا خاوند کے گھر مین مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہی عورتکو نفل روزہ رکھنا اوس حال مین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوسکے اذن سے

وَلَا تَکْفُرُ الْعَشِیْرَ ۞ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اور نہ ناشکری کرے خاوند کی روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ

صلی اللہ علیہ وسلم عورتونپر پس فرمایا اے گروہ عورتونکو صدقہ دو تم پس تحقیق

اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ

دکھلایا گیا ہونگین کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا اون عورتون نے اور کسواسطے ہی یہ بات یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور

تَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ ۞ وَاسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ عَدُوٌّ

ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھ اللہ کو شیطان راندی گئی سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن

مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ

گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہے

عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاہُ یَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاھُمْ مِنْہُ

تخت اپنا اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہی لشکر اپنے کو تو کہ فتنہ مین ڈالین آدمیونکو پس قریب تر اونمین سے طرف اوسکے

وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلِمَالِ يَجْمَعُ مِمَّنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ ۚ فَإِنْ تُحِبِّيْنَ الدُّنْيَا وَتَكُنْ

اور مال اوسکا ہی کہ نہیں ہے مال اوسکو آخرت مین اور اوسکو جمع کرتا ہو وہ شخص کہ نہین ہے عقل اوسکو پس اگر دوست رکھو تو دنیا کو اور

مُيَسَّرَةً لَكِ وَتَكُوْنِيْ ذَاتَ كُنُوْزٍ وَّجَاهٍ وَّحَشْمَةٍ وَّتَبْلُغِيْ بِالْقَصْدِ مَرَاتِبَهَا

میسر ہووے تجکو اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور پہونچے تو نہایت مراتب دنیا کو

لَتَكُوْنِيْ مِثْلَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ وَّاِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَّعَابِدَةً

تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہوئی تو ایک جاننے والی خدا کی اور عبادت کرنیوالی

وَّزَاهِدَةً وَّمُطِيْعَةً وَّرَاضِيَةً وَّقَانِعَةً وَّصَابِرَةً وَّشَاكِرَةً وَّعَفِيْفَةً

اور پرہیزگار کرنیوالی دنیا مین اور اطاعت کرنیوالی اور راضی ہونیوالی برضاء مولی اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاک دامن

وَّمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَمَقْبُوْلَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمونکی سے قبول اور ہوگی مقبولون رب العالمین سے

فَاخْتَارِيْ اَيَّهُمَا اَوْلٰى وَاَفْضَلُ هَدَاكِ اللّٰهُ ثُمَّ اعْلَمِيْ اَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ

پس اختیار کرتو ان دونونمین ہو اولی اور افضل کو ف۲ ہدایت کرے تجکو اللہ پھر جان تو یہ تحقیق اللہ اور اوسکے رسول کا

عَلَيْكِ حَقًّا وَّاِطَاعَةً وَّبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ وَّاِطَاعَةٌ فَاَطِيْعِيْ

تجھپر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اونکے خاوند کا تجھپر حق ہوا اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَّاَطِيْعِيْ زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ

اللہ اور رسول اوسکی ہر حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین

وَّاِنْ مَّا لَمْ يَاْمُرْكِ بِالْاِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۞

اور ہر ساعت مین بشرطیکہ نہ حکم کرے تجکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو اللہ اجر اچھا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا

ف۲ یعنی جو حضرت صلعم اور اللہ و رسول کی اطاعت کرے وہ بہشت مین جائیگی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ وَكَانَ حُبُّ الدُّنْيَا

علیہ وسلم نے بہت عورتین پہنی ہوی ہین دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین ف اور نہ دوست رکھتو دنیا کو

فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَفَانٍ

اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤنکی اور سوا اسکے نہین کہ فائدہ زندگانی دنیا کا تھوڑا ہے اور فانی

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى وَإِنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيفَةِ قَالَ

اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر

بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو اوسمین سے ایک گھونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ

وسلم نے نہین ہے دنیا مقابلہ مین آخرت کے مگر مانند اوسکے کہ ڈالے ایک تمھارا اونگلی اپنی دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے

بِمَا يَرْجِعُ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسکو کہ کتنا پانی لگالائی ہے ف اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نہین پیٹ بھرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی اور عائشہ رضی سے ہی ہے کہ کما سوا اسکے نہین کہ بچھونا

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ کہ سوتے اوسپر چمڑیکا کہ بھرا ہوا اوسکا

لِيفٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ

پوست درخت خرما کا تھا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہین ہے گھر اوسکا آخرت مین

ف اور نہ دوست رکھتو دنیا کو کہ سب مین بڑی خطا اسکی ہے ۱۲

ف یعنی کتنا پانی لگا لائی ہے ۱۲

قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ ۚ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باہم قرین ہین پس جب اوٹھایا جاویگا ایک اون دونو مین سے اوٹھایا جاویگا دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَالْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ۚ وَكُفَّ لِسَانَكَ فَإِنَّهُ مِلَاكُ

وسلم نے حیا نہین لاتی ہی مگر بھلائی کو اور حیا خوبی تمام ہے اور روک تو زبان اپنی کو اسلیے کہ تحقیق وہ اصل

الْخَيْرِ كُلِّهِ ۚ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ

سب بھلائیونکی ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہی ابن آدم پس تحقیق

الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ

سب اعضا التجا کرتی ہین سامنے زبان کے پس کہتی ہین ڈر اللہ سے ہمارے معاملہ مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر

اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ۚ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدھی رہیگی تو سیدھی رہینگی ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھی ہونگی ہم اور فرمایا رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا

اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ کہتا ہی ایک بات نہین دیکھتا اوسمین کچھ مضائقہ

يَهْوِي سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ ۚ وَأَرْضَى بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكِ يَرْضَى اللّٰهُ

پڑتا ہی بیچ گہراؤ ستر برس کی راہ کے آگ مین اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کے کہ قسمت مین کی ہی اللہ نے تیرے راضی ہوگا اللہ

عَنْكِ وَلَا تَتَمَنَّيْ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَكِ عَلَيْكِ وَاصْبِرِي إِنَّ اللّٰهَ

تجھسے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ نے ساتھ اوس کے غیر تریکو تجھپر اور صبر کر تحقیق اللہ

مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ وَإِذَا اسْتَعَنْتِ فَاسْتَعِينِي بِاللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسْتَعَانُ

ساتھ ہی صبر کرنیوالونکے اور جب مدد چاہی تو تو مدد چاہ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہی مدد جایا گیا

وَاقْنَعْ وَلَا تَسْخَطِي فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۚ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور قناعت کر اور نہ بیجا خپی کر تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہی بیجا خرچ کرنیوالونکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

كُنتِ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۞ قَالَ

ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک ہو تو بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں اونمیں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اوس عورت پر کہ بال غیر کے کسی سر میں ملکر گوندھے اور بال ملوانیوالی کے

وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

اور عورت گودنیوالی اور گودوانیوالی پر اور لعنت کی ہے اللہ نے اون عورتوں پر کہ بال اپنیا نیوا دکھیرتی ہیں اور اونپر دانتوں کو گھڑکی دار کرتی ہیں واسطے خوبصورتی کے

الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۞ وَلَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ

بدلتی ہیں پیدائش خدا کو فرمایا اور لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیونکو

بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ۞ وَلَا تَكُونِي فَحَّاشَةً

ساتھ مردوں کے عورتونمیں سے اور تشبیہ کرنیوالونکو ساتھ عورتوں کے مردونمیں سے اور نہ ہو تو فحش گو

وَلَا طَعَّانَةً وَلَا بَذَّاءَةً وَلَا لَعَّانَةً ۞ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نہ طعن کرنیوالی اور نہ زبان دراز اور نہ لعنت کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيِّ ۞

نہیں ہے مومن یعنی کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنیوالا اور نہ زبان دراز

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں مسلمان کی

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ ۞

دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فحش گو زبان دراز کو

وَالْزَمِي الْحَيَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ

اور لازم پکڑ حیا کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا اور ایمان

ف ۱ سے اور جو پوشیدہ ہیں یعنی فعل بدکاری کے ظاہر میں جیسے زنا کرنا اور پوشیدہ میں جیسے زنا کا خیال کرنا

مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتی ہین نیچے ناخونون اوسکے کہ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وَضُوْئَھَا وَخُشُوْعَھَا

وسلم نے نہین کوئی مسلمان جبکہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا اور خشوع اوسکا

وَرُکُوْعَھَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَھَا مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً ۚ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اوس گناہ کا کہ پہلے اوسکے ہین جبتک نکرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھ نماز کھڑی ہوکر پھر اگر نہین طاقت رکھتا کھڑی ہونیکی تو نماز پڑھ بیٹھکر پھر اگر نہین طاقت رکھتا بیٹھنے کی

فَعَلٰی جَنْبٍ ۚ وَصُوْمِیْ رَمَضَانَ ۚ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ فا اور روزہ رکھ تو رمضان کا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ۚ وَقَالَ رَسُوْلُ

جو کوئی روزہ رکھے رمضان کا از راہ یقین کے اور توقع ثواب کی بخشے جائینگے جو پہلے کیے ہین گناہ اوسکے اور فرمایا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کے منہ کی بہت خوشبودار ہے نزدیک اللہ کے

مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ

خوشبو مشک کی سے اور جب ہو دن روزہ ایک تمہارے کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور و غوغا کرے

فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ ۚ وَاَدِّی الزَّکٰوۃَ اِذَا

پھر اگر برا کہے اوسکو کوئی یا لڑے اوس سے چاہیے کہ کہے تحقیق مین ایک شخص روزہ دار ہون اور ادا کرتی ہو زکوۃ جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا کسی چیز کو تو سونپا جاتا ہے طرف اوس چیز کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ

علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے جنت مین میری امت سے ستر ہزار آدمی بیحساب کے اور وہ وہ ہین

لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞ فَاسْتَيْقِنِّيْ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ

کہ نہین منتر پر موقوف ہین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا رکھتے ہین پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہے

مَوْلَاكِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ

کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہے اور بہت اچھا مددگار ہے کوئی نہین جانتا غیب کو سوای اوسکے اور کوئی نہین ہے شریک اوسکا

فِي الْمُلْكِ وَهُوَ النَّافِعُ وَالضَّآرُّ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ

ملک مین اور وہی نفع دیتا ہے اور ضرر پہونچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے تجکو

اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ وَاعْتَصِمْ

اللہ ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیری حق مین بھلائی پس کوئی نہین رد کر سکتا ہے فضل اوسکا اور پکڑ مار

بِحَبْلِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۞ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

ساتھ رسی اللہ کے اور بھروسا کر اوسپر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے متوکلون کو اور جو بھروسا کرے اللہ پر

فَهُوَ حَسْبُهٗ ۞ وَقُوْلِيْ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَأَدِّي

پس وہ کافی ہے اوسکو اور کہتی رہ کہ یہ نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالمونکی ہے اور ادا کر تو

الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ فَإِنَّكِ تُسْئَلِيْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَوَّلًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نماز فرض اسلیے کہ تحقیق تو سوال کی جائیگی اوس سے دن قیامت کی پہلے سب کے فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اوسکے

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ ھَدْیَہٗ

بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی

وَسُنَّتَہٗ فَقَدْ فَازَ وَاَفْلَحَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِکَلَامِہٖ فَقَدْ نَجَا وَاَنْجَحَ اَنْتِ اُخْتِیْ وَ

اور سنت اونکی پس تحقیق کامیاب ہوا وہ اور فلاح کو پہونچا اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہونچا اے بی بی تو بہن اور

حَبِیْبَتِیْ اُحِبُّ لَکِ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ اُعْبُدِ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکِیْ بِہٖ شَیْئًا لَاجَلِیًّا

پیاری میری ہے دوست رکھتا ہوں میں تیری لیوہ وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنی لیوے عبادت کر اللہ کی اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر میں

وَلَا خَفِیًّا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ

اور نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا تحقیق اللہ تعالی نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے

ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

شرک کے جسکے لیے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا بڑا فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِیَٔ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنے پس تحقیق الگ ہوا

مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی

اوس چیز سے کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنی قرآن اور شریعت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا

عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

چوری کی خبر دینیوالے کے پاس پس پوچھا اوس سے کسی چیز سے قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس رات کی اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطِّیَرَۃُ شِرْکٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

وسلم نہیں مرض لگنا کسیکا کسیکو اور نہ اختیار تارونکا ہے کسی چیز میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی ہے اور فرمایا رسول خدا

وطی سے مانع نہ آوے مگر کہ معذور شرعی ہو اور خاوند کی گھر سے بغیر رضا اوسکی کے کسیکو کچھ نہ دے
اور عمل نفل بغیر اوسکو اذن کی نکرے کہ مقبول نہین اور بلا اذن اوسکی باہر نہ نکلے پردہ مین رہے اور زیادہ
قدر حاجت سے خاوند سے طلب کرے اور بیوی کو وارثون پر لازم ہے کہ پہلے نکاح کرنیکے اوسکو آداب
گذران کرنیکے ساتھ خاوند کے سکھاوین اور کہوین کہ تو مرد بیگانہ کی پاس جاتی ہے اطاعت اوسکی
اپنے پر لازم کرنا اور جسطرح وہ کہے رہنا اور جو کام وکلام کہ اوسکو ناخوش آوے اونسے دور رہنا
یہ مسائل مغنی الطالب اور فتاوی عالمگیری اور ملتقی الابحر سے لکھے گئے ہین خاتمہ
جاننا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کرے اونپر اور بخشے اونکو ایک خطبہ مین حدیثین بیان
ہیونکی نصیحت کی جمع کی ہین شاید کہ منظور اونکو یہ ہوگا کہ وقت نکاح کے یہ حدیثین اونکے آگے پڑھکر
سمجھاوین چونکہ اس عاجز نے دیکھا کہ حدیثین اوسکی از بس مفید ہین خاتمۃ الکتاب مین اوسکو
لکھنا مناسب جانا وہ خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

سب تعریف واسطے اللہ کے حمد کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہین ہم اوسسے اور بخشش مانگتے ہین ہم اوسسے اور ایمان رکھتے ہین ہم تم سے اوپر اوسکے اور توکل کرتے ہین

وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ

اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اوسکے اپنے نفسونکی بدیون سے اور برائیون عملون اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہیں گمراہ کرنیوالا اوسکا

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں ہدایت کرنیوالا اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی نہیں ہے معبود لائق بندگی کے سوا اللہ کے ایک ہے وہ نہیں شریک اوسکا

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے درود بھیجے اللہ اونپر اور آل اونکی پر اور یارون اوسکے پر اور سلام بھیجے

رسم ہی کہ بیویان گھر مین سوتی ہین اور مرد باہر عار کرتے ہین ساتھ سونے سے یہ بھی رسوم کفار ہی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویون کے ساتھ سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بہت ہی برا ہی اور
بیوی اور عیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کے اور آداب صحبت کے اور مانند انکے کی
سکھاوے اور وقت جماع کے اول ساتھ ملاعبت کی شروع کرے کہ اسمین خوب انسیت اور
لذت حاصل ہوتی ہی اور بسم اللہ کہکر دخول کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سے
ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدر ہوگا درمیان اون دونو کے فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا
یعنی نہین گمراہ کریگا اوسکو شیطان کبھی اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کی بسبب برکت
ذکر اللہ کے اور رو بقبلہ جماع نکرے اور حیض و نفاس مین بھی جماع نکرے اور جب ایک بار
جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب کر کر ذکر کو دھو کر اور فرج عورت کی دھلوا کر
جماع کرے اور خانیہ مین آیا ہی کہ مضائقہ نہین ہی اسکا کہ مرد اپنی بیوی کے ستر کو ہاتھ لگاوے یا بیوی ہی
مرد کے ستر کو ہاتھ لگاوے تا شہوت حرکت مین آوے اور کفایہ شعبی مین لکھا ہی کہ جس عورت کی
دونو راہین ایک ہو جاوین جماع اوس سے نکرنا چاہیے مگر کہ خاوند یقیناً جانے کہ جماع قبل مین واقع
ہوگا اور پیدا ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کے سے ناخوش نہو بلکہ بیٹی کو طعام
اور میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم رکھے کہ بیٹیون کی خبر گیری اور خاطر داری کی بڑی فضیلت
آئی ہی اور بیوی کے طلاق دینے مین جلدی نکرے کہ طلاق خدا تعالی کے نزدیک ابغض
مباحات سے ہی مگر آنکہ لاچار ہووے اور بستان ابواللیث مین آیا ہی کہ جس عورت نے دو خاوند
کیے ہونگے قیامت مین اخیر خاوند کے پاس رہیگی اور بعضے علماء کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوس
پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہ ہی کہ ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جسوقت کہ چاہے

اور دور رکھے شیطان کو اور دور رکھ شیطان سے جو ہمکو عطا کرے تو ہمکو یعنی اگر جماع کرے اور لڑکا پیدا ہو

جانی سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوای ماں باپ کی اور محرم قرابتیونکی ہان جایا چاہے
یا اونکو بلاوی اپنی ہان تو منع نکرے آمد و رفت اونکی سے سال بھر مین ایک بار اور بعضون نے
کہا کہ ہر مہینے مین مسئلہ واجب ہی نفقہ اور سکنی یعنی مکان واسطے اوس عورت کے
کہ عدت مین ہو طلاق کی اور اُسکی لیے کہ جُدی ہوئی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق اور بلوغ
کی نہ واسطے اوس عورت کی کہ عدت مین ہو موت کی یا جُدی ہوئی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد
ہو جانیکے اور بوسہ لینی خاوند کے بیٹی کے اور مرد کو چاہیی کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم کو دخل
ندے اور ابتدای امور سے غافل نرہے اور عورت کو اپنی سیاست مین رکھی اوسکو مخلی بالطبع
نکردی اور گھر سے باہر نہ نکلنے دی یعنی جیسے بازار مین عوام کی بیویان بی تستر و بی تکلف پھرتی ہین
والا اوسکی ساتھ معصیت مین شریک ہوگا اور واجب ہی وطن کو گھر لاوی تو طعام ولیمہ بقدر مقدور
اپنی کے کھلاوے اور نکاح علی الاعلان کری اگرچہ اعلان ساتھ دف کی ہو اور عورت کی کج خلقی پر
صبر کرے اور اوسکی بیوقوفیون سے درگذر کری اور اوسکی ساتھ مہر و شفقت سے گذران کرے
اور بالکل محکوم بیویکا نہو جاوی کہ وہ بحسب جبلت اپنی کی فساد اوٹھاویگی اور اوپر امور
شنیعہ اور منکرات کی عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کے
پیش آوی اور اگر باز نہ آوی تو ڈاوی اور تنبیہ کرے اور بسبب ترک نماز اور بعضے اور امور کے مارنا
بھی جائز ہی لیکن مُنہ پر نماری اور نہ اعضا اوسکی توڑی اگر اس ہی قصہ فیصل نہووی تو ایک حکم اپنی
طرف ہی اور ایک حکم بیوی کیطرف سی مقرر کری تو صلح اور موافقت کروادین اور اگر موافقت نہو
تو تفریق کرین اور خاوند کو چاہیی کہ عورت کو کوٹھی اور دریچہ ہی جہانکنی ندے اونفقہ اوپر بیوی
اور عیال کے حتی المقدور اپنی تنگ نکرے اور افضل یہ ہی کہ جو کچھ آپ کھاوی اوسکو بھی کھلاوے
بلکہ ایک دسترخوان پر کھاوی اور بیویکے ساتھ سونا بھی سنت ہی بلا عذر جدا نہ سووی بعضے جا

نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کے لیے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ مسلمان ہو یا
کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن ہو لائق جماع کے جبکہ سپرد کردی خاوند کو نفس اپنا اوسکے گھر مین یا نہ سپرد
کری بسبب حق اپنے کے یا بسبب عدم طلب زوج کے اور واجب ہوتا ہی نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور
بیوی کے یعنی اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون درویش ہین تو درویشونکا
سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہی اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکی ہو تو بین بین اسکی ہوگا یعنی تونگر
سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے مین دیا جاوی اور لباس ہر چھ مہینے مین اور مستحب یہ ہی
کہ جو آپ کھاوی پہنے سو بیوی کو بھی کھلاوی پہناوی اور بیوی کے ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ہی اگر خاوند
تونگر ہو اور نہین ہی نفقہ واسطے بیوی ناشزہ یعنی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کے گھر سے ناحق اور
بے اذن شرعی کے اور جو عورت کہ منع کری خاوند کو اپنی پاس آنے سے اور خاوند اوسکے
گھر مین ساتھ اوسکے رہتا ہی تو وہ ناشزہ ہی لیکن اگر اسلیے منع کری کہ اوسکو خاوند اپنے گھر بیجاوے یا گھر اوسکے
لیوبکرایہ لیوے تو اس صورت مین ناشزہ نہین ہی اور نہ سن ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بے اذن خاوند کے
واسطے حاجت ضروری کی مانند سیکھنے مسائل ضروریہ کے اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اوسکو
سکھاوے اور مانند ملاقات یا عیادت یا تعزیت ماں باپ کی اور لینے دینے حق کی وغیر ذلک اور بیوی
چھوٹی کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لیے محبوس ہو یا وہ عورت کہ اوسکو کوئی
غصب کر کر لیگیا یا بغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہو اور اوسکو سپرد خاوند کے نہین کیا ہی نفقہ ان
سبھونکا واجب نہین ہوتا اور جو عورت کہ خاوند کے ساتھ حج کو جاوے اوسکے لیے نفقہ ہی حضر یعنی وطن کا
سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا مسئلہ خاوند پر واجب ہی کہ بیوی کو رکھے ایسے مکان مین کہ
خالی ہو دونونکی اہل سے مسئلہ نہ منع کری بیوی کے ماں باپ کو اوسکے پاس آنے سے ملاقات کے
لیے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اسی طرح اوسکی بیوی اپنے ماں باپ کے یہان جاوے تو منع نکرے اوسکو

گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر باذن و ارادی
اونکی جائز ہی اور نہین حق ہی عورت کی لیونیچ نوبت کی حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہے
ساتھ لیجاوی اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالی درمیان بیویونکی جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو ساتھ
لیجاوی اور اصل نوبت مقیم کی حق مین رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور اگر ایک شخص رات کو
کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اوسکے حق مین دن اصل ہی انتہی اور در المختار
مین لکھا ہی کہ واجب ہی برابری کرنی رات کی رہنے مین بیوی کے پاس اور کھلانی اور پہنانی مین اور صحبت
مین نہ جماع کرنیمین اور صحبت مین بلکہ یہ مستحب ہی اور ساقط ہوجاتا ہی حق عورتکا ساتھ ایکبار جماع
کرنیکے اور واجب ہی جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کری جماع بقدر مدت ایلا کی یعنی چار مہینے مگر ساتھ
رضا عورت کی اور اگر ضرر کری بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی
کی اور رہوی ہر ایک بیوی کی پاس ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہی تین رات اور تین دن اور زیادہ ہے
ایک کی پاس زیادہ مگر باذن دوسریکی لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہی یہانتک کہ اگر آوی
ایک بیوی کی پاس بعد غروب کی اور دوسریکی پاس بعد عشا کی تو ترک کی اوسنے قسم یعنی نوبت اور
نہ جماع کری بیوی ہی غیر نوبت اوسکی مین اور اسیطرح نہ جاوی بیوی کی پاس رات کو غیر نوبت
اوسکی مین مگر واسطے عیادت اوسکی کی جاوی اور اگر مرض شدید ہو تو نہین منافقہ یہ کہ رہی اوسکی پاس
یہانتک کہ شفا پاوی وہ یا مر جاوی اور یہ اوس صورت مین ہی کہ نہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر
خاوند اپنی گھر مین بیمار ہو تو بلاوی ہر ایک کو اوسکی نوبت مین اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی
اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر ہین امام اعظم رح کی نزدیک انتہی اور اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی
سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہ ساتھ دینی رشوت کی خاوند کیطرف سے اور جائز ہی واسطے عورت
بخشنے والی نوبت کی یہ کہ رجوع کری جب چاہی کما یہ ملا علی قاری رح اور حضرت شیخ نے اوسکو فصل واجب ہے

اور بعضے چھوڑ کر نکل جاتی ہین کہ برسون صورت اونکی نہین دیکھتے یہ بھی بہت بری بات ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ یعنی نہین درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات وکلام کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جسنے ترک کیا زیادہ تین دن سے اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ مین اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ھَاجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اوسکے کے ہے یعنی حصول عذاب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین خفگی اور جدائی کی برائی مین پس افسوس آتا ہے اوس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر مذکور ہوے محروم رہے اور حق بیوی کا یہ ہی کہ جسکی دو یا زیادہ دو سے بیویان ہون تو اوسکو عدل کرنا چاہیے اونمین کہ نوبت بنوبت ہر ایک کے ہان رہے یہ جو بیان معمول ہی کہ جس سے دل کو لگاؤ ہوتا ہی اوسکے پاس رہتے ہین اور اور بڑی سرزد ہوتی ہین بات بھی اونکی نہین پوچھتے یہ بہت گناہ کی بات ہے اس کام کی بری سزا پاوین گے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ یعنی جسوقت کہ ہون ایک شخص کے پاس دو بیویان اور نہ عدل کیا اوسنے درمیان اونکی آویگا دن قیامت کے اسحال مین کہ آدھا بدن اوسکا گرا اور جھکا ہوگا ف یہ سزا دوہی عورتونکی بے انصافی کرنے پر نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے کہا یہ ملا علی قاری نے اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کی مین لکھا ہے کہ بیونکے پاس باری باری سے رہے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیونکے لیے اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت مین دوسرے کے

فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ یعنی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکے بھلائی کی اسلیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑدے تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے ف یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس انکی اصل مین ٹیڑھاپن ہے کوئی اوسکو تغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چھوڑدے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی اسی طرح حال عورتونکا ہے کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال واخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست ودرست کرین انکو تو توڑ ڈالین گے کہ مراد اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین کہ شکوۃ مین مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتون کے مگر ساتھ چھوٹنی انکی کے ٹیڑھاپن پر جبتک کہ اوس چھوڑنے مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو انکی ٹیڑھے پن پر اور یہ توقع اوٹھادو کہ سب باتونمین تمھاری مرضی موافق کام کرین گی یہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ یعنی نہین داخل ہونگی بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ فضیلت خلق نیک وصبر کے اور بیچ برائی بدخلقی اور بدزبانی اور نہ صبر کرنیکی جسکو اللہ تعالی توفیق نیک دیگا اوسکو یہی بس ہے بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت ✦ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالہ ✦ اور بعضی لوگ بے گناہ و بے تقصیر شرعی برسون بیویون سے بولتے نہین

حظہ من خیر الدنیا والآخرۃ ومن حرم حظہ من الرفق حرم حظہ من خیر الدنیا والآخرۃ یعنی جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا وہ نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کا اور جو کوئی بے نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کی سے یہ حدیث شرح السنہ مین ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ھذین حتی یفیئا یعنی عرض کیجاتی ہین سامنے اللہ تعالی کے اعمال لوگونکی ہر ہفتہ مین دو بار پیر کے دن اور جمعرات کے دن پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر بندے مومن کے مگر نہین بخشش ہوتی اوس بندیکی کہ درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کی عداوت ہوتی ہے پس کہا جاتا ہے یعنی فرشتون سے کہ چھوڑو انکو یہانتک کہ ملین یہ دونون آپس مین اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم افضل من الذی لا یخالطھم ولا یصبر علی اذاھم یعنی وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہے لوگونمین اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب مین اوس سے کہ نہین ملا رہتا ہے اونمین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا پر اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من کظم غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء یعنی جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو اس حال مین کہ وہ قادر ہے اوپر جاری کرنے اوسکے کو بلا دیگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کے دن قیامت کے تاکہ مختار کردے اوسکو بیچ پسند کرنے جس حور سے کہ چاہے اور اور روایت مین آیا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استوصوا بالنساء خیرا فانھن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج

المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی یعنی تحقیق اللہ تعالے
فرماویگا دن قیامت کی کہ کہان ہین آپسمین محبت رکھنیوالی بسبب بزرگی میری آجکے دن اپنے
سایۂ عاطفت و رحمت مین داخل کرونگا مین اونکو کہ آج نہین سایہ ہی سوای سایۂ رحمت میری کے
پس حیف ہی کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اوسکو آدمی ترک کری اور بدمزاجی اور بدزبانی سے پیش آوی
ہای انسی بہ خلق پیش آوی اور انکی بدمزاجی پر صبر کری کہ بڑی فضیلت اسکی آئی ہی اور بدمزاجی
اور بدزبانی و عداوت کی برائی بیان فرمائی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ان
اثقل شیء یوضع فی میزان المؤمن یوم القیمۃ خلق حسن و ان اللہ یبغض
الفاحش البذی یعنی تحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی میزان مومن مین دن قیامت کے
خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالی بغض رکھتا ہی فحش گو بدخلق سے اور اور روایت مین
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ
قائم اللیل و صائم النہار یعنی تحقیق مومن البتہ پاتا ہی بسبب حسن خلق اپنے کے درجہ رات
کی عبادت کرنیوالی اور دنکی روزہ دار کا سا اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے الا اخبرکم بمن یحرم علی النار و بمن تحرم النار علیہ علی کل ھین
لین قریب سھل یعنی کیا نہ خبر دونمین تمکو اوسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور اوسکی کہ
حرام ہووی آگ اوسپر حرام ہوتی ہی اوپر ہر ہاوقار بردبار قریب نرم خو کے یعنی لوگونمین ملا رہتا ہی
اور نرمی کرتا ہی معاملات مین پس باوجود ملا رہنے کے صبر کرنا لوگونکی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام
ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان من احبکم
الی احسنکم اخلاقا تحقیق بڑا محبوب تم مین کا طرف میری اچھا تم مین کا ہی اخلاق مین
اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من اعطی حظہ من الرفق اعطی

مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ
إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ یعنی صحیفے اعمال کے تین طرحکے ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہے
کہ نہین بخشتا اللہ تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتھہ خدا کے ہو فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق اللہ تعالی نہین
بخشنے کا شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین معاف کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ
بدلا لی بعض اونکا بعض سے اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین پرواکرتا اللہ اوسکی کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہے
درمیان اپنی اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہے اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر
کرے اوس سے انتہی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ
یعنی نہین رحم کرتا اللہ تعالی اوسپر کہ نہین رحم کرتا لوگونپر اور بہت سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی
مین انمین غور کرکر باز رہے ظلم کرنیسے بیویونپر اور رحم کرے اونپر اور حتی المقدور سلوک و احسان
کرے اونپر اور حاجت روائی کرے اونکی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَضٰى لِأَحَدٍ
مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يُرِيدُ أَنْ يَسُرَّهُ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ
سَرَّ اللّٰهَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ یعنی جسنے کوئی حاجت روائی کسیکی میری امت مین سے
باراده اسکے کہ خوش کرے اوسکو بسبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے
خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین
اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَأَحَبُّ
الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهٖ یعنی خلق بمنزلہ عیال خدا کے ہے پس محبوب ترین مخلوق کا
نزدیک اللہ کے وہ ہے کہ نیکی کرے اوسکی عیال سے انتہی اور حقیقت مین میان بیوی کی محبت للہ
فی اللہ ہے کہ بسبب حکم اوسکے کے یہ علاقہ ہوا ہے اور محبت للہ کی بہت سی فضیلت آئی ہے کہ از انجملہ
ایک یہ حدیث ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَيْنَ

اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْأَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ
حَقَّہٗ یعنی بچو تو بد دعای مظلوم کی سے پس سوای اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ تعالی سے حق اپنا اور
تحقیق اللہ تعالی نہین روکتا ہی ذی حق سے حق اوسکا انتہی یہی مضمون کسیے اس بیت مین لکھا ہی

ع بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ۔۔ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید ۔۔ اور اور روایت
مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا
مَنْ لَا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ
وَصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ
دَمَ ھٰذَا وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ
فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ
فِی النَّارِ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہی عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ نہ درہم ہو
اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ مفلس میری امت مین سے وہ ہی کہ آویگا دن قیامت کے
ساتھ نماز اور روزہ ہی اور زکوۃ کی اور حال یہ ہوگا کہ کسی کو برا کہا تھا اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا تھا
اور کسیکا مال کھا گیا تھا اور کسیکا خون کیا تھا اور کسیکو مارا تھا پس کچھ نیکیان اسکی کسیکو ملجاوینگی
اور کچھ کسیکو پھر اگر ہو چکین گی نیکیان اُسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزای گناہ کے کہ
اوسپر رکھے لیجاوینگے گناہ مظلومونکے اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پھر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی
مین اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ
دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ اِلَّا الشِّرْکَ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُھُمْ

خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ یعنی کامل ترین مومنونکا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا خلق رکھتا ہو
اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر انتہی پس خاوندونکو چاہیے کہ فقط اپنی ہی حق کی حدیثین دیکھکر
مغرور نہ ہو جاوین بلکہ بیویونکی حق کی بھی حدیثونمین تامل کرکر اونکی حق ادا کرین اور اونپر سختی ملامت
شرعی نکرین اگر یہ ظلم کرینگی اونپر تو یہ بھی پکڑی جاوینگی اللہ تعالی نے اونکو حاکم کیا ہی اور اون بیچارہونکو
محکوم اور تابعدار اونکو عمل کرنا اونکی مقدمہ مین پر ضرور ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ
وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ
وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ
عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ یعنے
خبردار ہو سب تمھارے نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب پوچھے جاوگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو
لوگونپر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنے کے
اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہی اوپر گھر خاوند اپنے کی اور فرزندونکے
اوسکے کی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنے کی اور وہ
سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کیے جاوگے رعیت اپنی سے
ف راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہی پس لازم ہی
اوسکو ادا کرنا اوسکی حق کا اور یہ موجود ہی سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہی
سب کے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے یہ سید جمال الدین رح نے لکھا ہے اور
حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی کہ علماء نے لکھا ہی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنے کے
بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سے کہ کہان استعمال کیا تمنے اونکو اور کسطرح استعمال کیا

گناہ نہین کیے ہین بسبب شامت گناہگارونکی یعنی پس ہوجاوینگے سبہونکے دل سخت اور بعید
قبول کرنے خیر و رحمت کی سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعض اونکی کے بعض سے
پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے کہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یہ حدیث مشکوۃ شریف کی باب الامر بالمعروف
مین ہی پس یہ چند چیزین بطور مثال کے بیان کردین ہین حاصل یہ کہ خاوندونکو چاہیے کہ اپنی بیویونکو
اچھے کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہونکی باتونسے منع کرین بیویونکو خواہ شادی مین ہون یا
غمی مین یا چھٹی دونمین والا مستحق اس وعید شدید کے ہونگے اور اور حق بیویونکے خاوندونپر ہین
کہ جو ان حدیثونمین آئے ہین قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا
عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ
الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ[1] یعنی کہا معاویہ قشیری نے کہ عرض کیا مینے
یارسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اوسپر فرمایا یہ کہ کھلاوی تو اوسکو جبوقت کہ کھاوے
تو اور پہناوی تو اوسکو جبوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے تو منہ پر اور نہ برا کہی تو اور نہ جدا ہووے
تو مگر گھر مین یعنی خفگی مین اوسکو چھوڑ کر گھر سے نہ نکل جانا اور اور روایت مین آیا ہے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی لونڈیونکو یعنی بیویونکو پس آئی یعنی بعد
چند روز کے حضرت عمرؓ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ بیویان نافرمان ہوگئین
ہین خاوندونکی کہ کہنا نہین مانتین پس اجازت دی آنحضرتؐ نے اونکی مارنیکی پھر آئین بہت سی
عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے پاس شاکی اپنے خاوندونکی پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئین اہلبیت محمدؐ کے پاس بہت سی عورتین شکوی کرتین ہوئین اپنے خاوندونکی
نہین ہین وہ مارنیوالے اچھے یہ حدیث بھی مشکوۃ مین ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ

فی حقوق الزوجین ہو بیوی کے حقوق کی

[1] رواہ احمد و ابوداؤد ۱۲

عورتکا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا انکا بھی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہ ہی
کہ اگر ملاوی ساتھ اذن خاوند یا سید کے تو جائز ہی اور کہا مالک اور طبری اور اور اکثر علمار نے کہ ملانا
ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑی یا سوای انکی اور دلیل پکڑی ہے
انھون نے ساتھ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہی ساتھ بالونکی پس نہین مضائقہ ہی
ساتھ ملانی صوف وغیرہ کے انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ بالونمین آدمی کی بال ملانے
حرام ہین برابر ہی کہ اپنے بال ملاوی یا اپنے غیر کے کذا فی الاختیار شرح المختار اور نہین مضائقہ ہی یہ
کہ ڈالی عورت اپنی نیڈھیون اور چوٹی مین کچہ ریشم یعنی پشم اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان
انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ چوٹلہ بھیڑ کی پشم کا جو عورتین یہان ڈالتی ہین درست ہی مگر ترک اولی ہے
اور گودنا یہ کہ سوئیان یا مانند انکی کے جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنی لگتا ہی پھر اوسمین
سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ و ملا علی وغیرہما رحمہم اللہ کا پس یہ سب چیزین گناہ
کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہی فاعل و مفعول پر اور اور گناہ کی چیز ہی ظلم کرنا لونڈی و غلام عرفی پر کہ حقیقت
مین لونڈیان شرعی نہین اور یہ لوگ لونڈیان سمجھکر ظلم کرتی ہین چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ
مظہر الحق مین لکھا ہے یعنی خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیویون کو اس ظلم سے کہ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لَتَأْمُرُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى
الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ
ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ یعنے ہرگز نہین یون قسم ہی اللہ کی البتہ حکم کرو اچھی باتون کا
اور البتہ منع کرو بری باتونسے اور منع کرو ظالم کو ظلم سے اور کھینچو اوسکو حقکی طرف کھینچنا اور روکو اوسکو
حق پر روکنا والا سخت و سیاہ کردیگا اللہ تعالی دل بعضونکی یعنے جنھون نے

کرین ساتھہ عورتونکے اور اون عورتونپر کہ مشابہت کرین ساتھہ مردون کے اور اس لیے منع ہے
کہ بال عورت کے لیے بمنزلہ ڈاڑھی کے ہین مردون کے لیے پس جیسے کہ نہین درست ہے مرد کو منڈانا اور
کترانا داڑھی کا اسیطرح نہین درست ہے عورتونکو کترانا اپنے بالونکا پھر کہا گیا حضرت ابوبکر سے کہ
اگر ملاوی عورت بال اپنے غیر کے بالونمین تو کیا حکم ہے کہا نہین درست اوسکو یعنی ایک عورت کے
بال دوسری عورت کی سر مین ملانی بڑھانیکے لیے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مغرب مین
کہ لعنت خدا کی ہے اوس عورت پر کہ بال چنے منہ پر سے آور اوسپر کہ بال مذکور چنواوے آور اوسپر
کہ دانت تیز کرے آور اوسپر کہ دانت تیز کرواوے آور اوس عورت پر کہ ملاوے بال اپنے ساتھہ
بالون اور عورت کے یعنی دراز کے لیے آور اوسپر کہ ملواوے اپنے بالون کے ساتھہ اور کی بال
آور گودنیوالی آور گودوانیوالی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا آور یہ جو لعنتین ان
عورتونپر مذکور ہوئین حدیثون مین آئی ہین چنانچہ مشکوۃ مین وہ حدیثین موجود ہین اور ان حدیثون کی
شرح مین ملا علی اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے یون لکھا ہے کہ بال چنے الخ یعنی بال پیشانی
کے یا بھوؤن کی منہ پر سے چنے مکروہ ہین اور اگر داڑھی یا مونچھون نکلین عورتکے تو اونکو
منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے آور تیز کرنا دانتونکا یہ کہ عرب مین رسم ہے کہ جب عجمی رتین بڑھیا ہو جاتی
ہین اور دانت بڑھ جاتی ہین یا گھس جاتی ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین
واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھہ جوانونکے آور ملاوے بال اپنے الخ عام ہے کہ آپ
ملاوے یا اور کو حکم کرے ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالونکا
مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے آور ہمارے علماء نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوی بال آدمی کے
تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کی بالون سے اور تمام اجزا اوسکی سے بسبب
بزرگی اوسکی کے اور سوای آدمی کے جانور کے پاک بال ہون تو اوسکا یہ حکم ہے کہ اگر نہ ہو

حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کی منصف پر ظاہر ہو جائیگی اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَجَنِّبْنَا عَنِ الضَّلَالَۃِ الْعَقِیْمِ اٰمِیْن رَبَّ الْعَالَمِیْن مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح طحاوی مین کہ جب مرجاوی عورت اور نہو اوسکا باپ یا بھائی یا بیٹیا تو اور ذی رحم محرم اوسکی اولاد مین ساتھہ او تارنی اوسکے قبر مین بہ نسبت غیرونکی اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہین ہی اجنبیونکو بیچ رکھنی اوسکے قبر مین اور احتیاج نہین ہی عورتونکی بلانیکی رکھنی کی یہ مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر غیر اپنے کے بغیر اذن صاحب خانہ کی آیا احتساب کیا جاوے اوسپر یا نہین جواب جسوقت کہ ہو عورت صاحب رحم محرم گھر والی کی تو درست ہی اوسکو داخل ہونا گھر مین بغیر اذن گھر والیکے اور ایسی ہی جسوقت کہ ہو زوج عورت کا صاحب رحم محرم یعنی گھر والیکا تو حلال ہی عورتکو داخل ہونا اپنے خاوند کے محارم کے مکانونمین بغیر اذن اونکے اور یہ مسئلہ عجیب ہے کوشش کیجاوے بیچ یاد کرنے اوسکے کی اور بیچ گھر غیرانکے کے احتساب کیا جاوے اوسپر جیسے کہ احتساب کیا جاوے مرد بسبب قول اللہ تعالی کے لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا مسئلہ ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب الحج تجنیس او رمزید کے کہ عورت احرام والی اپنے منہ پر کپڑا لٹکاوی لیکن الگ رکھی کپڑا اپنے منہ سے اور اس سی معلوم ہوا کہ عورت کو کھولنا منہ کا اجنبیون کے سامنے منع ہی مسئلہ پوچھے گئے حضرت ابوبکر رض حال ایک عورت کی سے کہ اوسنی کتروائے تھی بال اپنے سر کے فرمایا کہ لازم ہی اسکو استغفار کرنی اللہ تعالی سے اور توبہ کرنی اور پھر ایسی حرکت نکرنی عرض کیا گیا کہ اگر کیا ہو اوسنے یہ باذن خاوند اپنے کے فرمایا لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ نہین فرمانبرداری پہونچتی مخلوق کی گناہ خالق مین پھر عرض کیا گیا اوسنی کہ کیون نہیں جائز ہے یہ اوسکے لیے آونھون نے فرمایا اسلیے کہ اوسنی مشابہت کی ساتھہ مردونکی حال آنکہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اون مردونپر کہ مشابہت

حدیث ابی ہریرہؓ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے زوارات قبور کو انتہی
درر البحار مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب ہے مردون کی لیے نہ عورتونکی لیے موجب قول صحیح تر
کے انتہی اور بیچ حق الصراح شرح نور الایضاح کے لکھتا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبرونکی مردون اور
عورتون کی لیے اور بعضون نے کہا حرام ہے عورتونپر لیکن صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہے عورتونکی لیے انتہی
اور بیچ درر البحار اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور کنز العباد کے لکھتا ہے زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ حَسُنَتْ لِلرِّجَالِ
وَحَرُمَ لِلنِّسَآءِ انتہی یعنی زیارت قبرونکی اچھی ہے مردونکی لیے اور حرام ہے عورتونکی لیے اور حجۃ الاسلام مین
لکھا ہے کہ عورتونکی لیے زیارت کیواسطے نہ چاہیے باہر آنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مُردی اوسکو لعنت کرتی ہین اور شیاطین گرد گرد جاتی ہین
اور مسائل الاموات مین لکھتا ہے عورت کو زیارت قبور کی نچاہیے مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
انتہی اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور مالابد منہ مین بھی اسیطرح ہے حاصل یہ کہ قول صاحب
مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول عبد البر اور کلام عینی شارح بخاری اور امام
نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجۃ العلماء اور صاحب
درر البحار اور شارح نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور
کنز العباد اور حجۃ الاسلام اور خلاصۃ الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور مالابد منہ کی
سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتونکی لیے حرام و مکروہ ہے بقول اصح کے اور بعضون نے
اگرچہ جائز لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ فقہا کے اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ یعنے
جب جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہے حرام ہی متعین ومقرر ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتونکی لیے
حرام یا مکروہ ہے پس جناب مرشدنا حضرت مولانا اسحٰق رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین مین عورتونکی
حق مین زیارت قبرونکی منع لکھی ہے اور اوسکو کسی بزرگوار نے رد کیا ہے ان روایتون سے

کہ بعضون نے مباح کہی ہے زیارت عورتونکی اور بعضون نے حرام اور بعضون نے مکروہ اور جنھون نے
مباح کہی ہے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے اور حدیث کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ
فَزُوْرُوْهَا سے اور جواب اوسکا یہ ہے کہ نہیتکم مین ضمیر مذکر کی ہے پس نہین داخل
ہو سکتین عورتین بموجب مذہب صحیح مختار کے اصول مین انتہی اور یہ جو حدیث آئی ہے کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنی لعنت کی اللہ نے یا لعنت
کرے اللہ عورتون قبرونکی زیارت کرنیوالیونکو عبدالرحیم طاہری نے بیچ شرح ترمذی کے
نیچے اسی حدیث کے بعد کلام طویل کے لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث
لعن کے ہے پس صحیح تر عدم رخصت ہے عورتونکی لیے بیچ زیارت کے جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے
اور مویدہ ہے اسکو مذکر لانا صیغۂ رخصت کا بھی یعنی فزوروہا اور شرح زرقانی مین بیچ باب الرخصۃ
فی زیارۃ القبور کے لکھا ہے کہ پھر جان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے مردونکو اور اسپر اکثر
اہل علم ہین اور عورتونکا حکم یہ ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو
پس نہین جائز ہوا اونکی لیے رخصت دینی بیچ زیارت قبور کی پھر بعض اہل علم کا قول نقل کیا
کہ اونھون نے اختلاف علماء کا نقل کرکر کہا کہ کہا جمہور علماء نے کہ جسنے ثابت کی ہے رخصت
عورتون کے لیے بیچ زیارت کی پس دلیل پکڑی ہے ساتھہ حدیث نہیتکم الخ کی اور وہ استدلال
بلا قیاس ہے اسلیے کہ خطاب مردون کی لیے ہے نہین مشتمل ہے عورتونکو اور نہین روایت
کی گئی کوئی حدیث عورتونکی حق مین پس نہین عام ہے رخصت پس صحیح یہ ہے کہ نہین مباح
عورتونکی لیے زیارت قبور کی انتہی اور حجۃ العلماء مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت کی
پس گئے ہین بعضے علماء طرف عام ہونی رخصت کی مردون اور عورتون کے لیے لیکن جمہور نے
خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردون کے اور یہی صحیح تر ہے اسلیے کہ روایت کی گئی ہے

ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت مین اسیطرح یہانتک کہ پھر کر آوے اپنے گھر اور حدیث مین آیا ہے
جو عورت کہ نکلے طرف مقبرہ کے لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتے ساتون آسمانونکے اور ساتون زمینون کے
پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کے اور جو عورت کہ دعاے خیر کرتی ہے میت کے لیے
اپنے گھر مین دیتا ہے اوسکو یہ اللہ تعالیٰ ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہے حضرت سلمان رض
اور ابی ہریرہ رض سے کہ نکلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے اور کھڑی رہی اپنے گھر کے
دروازے پر پھر آئین حضرت فاطمہ رض پس فرمایا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان سے
آئی تو کہا نکلی تھی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مر گئی ہے پس فرمایا حضرت فاطمہ رض کو رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر اوسکی کے پس کہا حضرت فاطمہ رض نے معاذ اللہ
اس سے کہ کرون مین یہ بعد اسکے کہ سنا مینے آپ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زیارت کرتی تو
اوسکی قبر کی نہ سونگھتی تو بو جنت کی انتہی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتکو سلح نہین ہے جنازے
کے ساتھ جانا اور ستلی شرح کنز سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبرونکی مکروہ تحریمی ہے اور
مجالس الابرار کے مصنف رح نے بھی لکھا ہے کہ نہین حلال عورتونکو نکلنا طرف مقابر کی اور عینی
شرح بخاری مین لکھا ہے کہ کہا ابن عبد البر رح نے وَلَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ خُرُوجَهُنَّ
إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَيْفَ إِلَى الْمَقَابِرِ یعنی مکروہ رکھا ہے اکثر علماء نے نکلنا عورتونکا طرف نماز کے
پس کیا حال ہے مقابر کیطرف نکلنے کا اور بعد کلام طویل کے آخر مین لکھا ہے کہ حاصل کلام
اس سبب سے یہ ہے کہ زیارت قبرونکی مکروہ ہے عورتونکو بلکہ حرام ہے اس زمانہ مین خصوصاً
مصر کی عورتونکو انتہی اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلٰى
أَهْلِ الدِّيَارِ الخ کو لکھا ہے بعد نقل کرنے اختلاف علماء کے بیچ زیارت قبور کے عورتونکے لیے

لائی تھی نہ لاا سکو میرے پاس مگر یہ کہ کاٹی تو گھنگرو اسکے سنا ہینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتی نہین داخل ہوتی فرشتے اوس گھر مین کہ اوسمین گھنٹی یا گھنگرو ہون اور اسی طرح حضرت عمرؓ نے
ایک لڑکی کی پانوُنمین سے گھنگرو کاٹ ڈالے اور کہا کہ مینے سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے ساتھ ہر گھنگرو اور گھنٹی کے شیطان ہی کذا فی المشکوٰۃ مسئلہ لائق ہی یہ کہ خدمت کے لیے
گھر مین لونڈی رکھی نہ غلام اسلیے کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت آزاد اجنبی کے اور اسمین
غیر ستر کٹا اور ستر کٹا برابر ہین مسئلہ نہین جائز ہی عورت عدت والی کو خواہ عدت موت کی ہو
خواہ طلاق بائن کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن اوسکے کی اور نہین چاہیے
اوسکو کنگھی کرنی تنگ دندانون کی بلکہ کھلے دندانونکی کرے اور پرہیز کرے ہر زینت سے مانند سرمہ اور حنا
اور خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار اور رنگین اور زعفرانیکی مسئلہ اگر
دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھ عورت کی باتین کرتی راہ مین پس کیا کرے معاملہ اوس سے جواب منقول ہی
کہ حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے ساتھ ایک عورت کی راہ مین پس مارا اون دونونکو دُرّے سے
پس کہا مرد نے کہ یہ بیوی میری تھی کہا اوسکو حضرت عمرؓ نے کہ اگر تھی یہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا
تو اوسکو اپنے گھر مین تا نہ متہم کرتا تجکو کوئی راہ مین مسئلہ عادت پکڑی ہی عورتون نے نکلنے کیطرف
بعضی قبرون متبرکہ کے پس آیا اونکو ثواب ہوتا ہی یا واجب ہی اونپر احتساب جواب ذکر کیا گیا ہی
کفایہ شعبی مین ہیچ باب خروج النساء الی المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کیگئی قاضی سے جائز ہونے
نکلنے عورتونکے سے طرف مقابر کے دن پنجشنبہ کے پس کہا نہ سوال کرتو جواز اور فساد سے ہیچ مثل اسکے
بلکہ سوال کر مقدار لعنت کی سے کہ لاحق ہوتی ہی اوسکو اسمین جان کہ عورت جب نیت کرتی ہی نکلنے کی
قبرونکیطرف ہوتی ہی ہیچ لعنت اللہ تعالیٰ کی اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہی گھیر لیتے ہین اوسکو شیاطین
ہر جانب سے اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اوسکو روح میت کی اور جب پھرتی ہے

تحقیق زیارت قبور کی واسطے عورتونکے

حرام ہی مسئلہ خصی اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنیمین طرف عورت اجنبیہ کیمانند مرد صحیح الاعضا
کی ہی تمام ہوا مضمون درالمختار وغیرہ کا اور حاصل اسکی ذکر کرنیسی یہ ہی کہ مردونکو چاہیی کہ موافق
ان مسائل کے اپنی بیویونکو پردہ کرواوین اور اس بارمین خالہ پھوپھی وغیرہما کی بیٹی اور
ہندنیان اکثر گھرونمین آیا کرتی ہین جبتک کہ سفت کپڑا کہ جسمین رنگ بدنکا معلوم نہو نہ پہناوین
تمام بدن نڈھکواوین دیوث کھلاوین گی بہت ضرور ہی اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین
بھی مسائل ستر وغیرہ کی خوب لکھی ہین وہ بھی یہان لکھی جاتی ہین تالوگ اونپر عمل کرین لکھا ہی یہ
کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھہ غیر محرم کی نہین جائز ہی اور عورت کا غلام اور اجنبی برابر ہین ہیچ علم
جواز سفر کے ساتھہ اوسکی غلام ستر رکھتا ہو یا ستر کٹا ہو یا خصی ہو مسئلہ عورت آزاد منع کیجاوے
کھولنے سُنہ اور ہتیلیون اور قدمون کیسی وقت واقع ہونی نظر اجنبی کی اوسپر اسلیے کہ وہ
اس مین نہین ہوتی ہی شہوت بعضی دیکھنی والون کیسی طرف اوسکی مگر جبکہ ہو بڑھیا تو جائز ہے
نظر کرنی طرف سُنہ اوسکے اور حلال ہی مصافحہ اوسکا جبکہ امن ہو شہوت سے مسئلہ
منع کیا جاوے عورتونکو پہننی جھانجن اور گھنگرو کی سو حتی کہ چھوٹی لڑکیکو بھی پہنانا انکا مکروہ ہے
اور بالغہ عورت کی یہی اشد کراہت ہی اسلیے کہ مبنی حال عورتونکا ستر پر ہے اور اسمین
اظہار اونکا ہے سو یہ جھانجن وغیرہ اسباب لہو سے بھی ہین اور اونکی منع ہونیکی روایت
مشکوٰۃ مین موجود ہے اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ
فَقَالَتْ لَا نُدْخِلُنَّهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تُقْطَعْنَ جَلَاجِلُهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ
یعنی ناگہان آئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی اس حال مین کہ اوسکی پانون مین
گھنگرو یا جھانجن تھے بجتے ہوے پس کہا حضرت عائشہؓ نے اوس عورت سے کہ اوسکو

نہوتی ہو اوسپر مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت کی مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت کی
اور لائق ہے طبیب کو کہ سکھاوی ایک عورت کو علاج کرنا عورتکا اسلیے کہ نظر ہم جنس کی خفیف
تر ہے پس اگر نہو سکے تو چھپاوے تمام اعضا اوسکی سوای مواضع مرض کی پھر دیکھے بقدر ضرورتکی اور
جلدی سے نظر پھیرلے اسلیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ کا اور
ختنہ کرنیوالیکا ہی اور اسی طرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کے وقت حقنہ کرنیکے
مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کی ہے اوسکی حق مین پس نہ دیکھے منہ اور ہاتھ اپنی مالکہ کی فقط اور
نہ مسافر کرے ساتھ مالکہ کے اور نزدیک مالک اور شافعی رح کی غلام مانند محرم کی ہی مسئلہ ستر عورت کا
بہ نسبت مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کے ہی بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بھی عورتکا بدن زیر ناف
سے گھٹنے کی نیچے تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کی ہی صحیح تر روایت مین
پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کی پس یہان جو رسم ہی کہ حلال خوری اور چماری اور کاچھن وغیرہ
کی سامنے عورتین مہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی ہین بہت برا کرتی ہین یہ ایسا ہی ہی کہ جیسے مرد اجنبی کے
سامنے ہوئین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھے طرف اوسکی عورت فاجرہ اسلیے کہ وہ بیان کریگی
اسکا آگے مردونکی پس نہ اوتاری چادر اپنی آگے اوسکی مسئلہ دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنی مرد کی مرد کو
اگر امن مین ہو شہوت سے پس اگر امن مین نہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل
نہ دیکھے کہ حرام ہی دیکھنا مانند مرد کی مسئلہ بال لٹکے ہوے عورت کی ستر ہین بموجب روایت
صحیح ترکے مسئلہ جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونیکے بدن سے نہین جائز ہی
دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونیکے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند ہوی زیر ناف کی اور عورتکی سر کی بالونکی
اور پہونچی کی ہڈی عورت آزاد مرد کی اور پنڈلی اوسکی کی اور کتری ہوی ناخونون پانون
اوسکے نہ ہاتھ اوسکے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کی ساتھ شہوت کے

مذکورہ کی من اعضای مذکورہ کا دیکھنا درست ہی چھونا بھی اونکا درست ہی اگر امن مین ہو شہوت سی
آپ بھی اور وہ بھی اور اگر امن نہو شہوت سی یا شک ہو شہوت کا تو نہین حلال اوسکو دیکھنا اور چھونا
اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونون ہتیلیان اور دونون
قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی مگر امن ہو شہوت سی اور اگر خوف ہو
شہوت کا یا شک ہو تو نہین جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کرنیکی اور نکاح کے
ارادہ کرنیوالی کو اور اوسکو کہ ارادہ خرید نیکا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اوسکا آویگا اور
دیکھنا اون اعضا کا یعنی اشخاص مذکورہ کو جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سی اور نہین جائز ہی چھونا
اونکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈھا ہو
کہ امن رکھتا ہو اپنے پر اور اوسکی نفس پر شہوت سی تو جائز ہی چھونا اوسکی ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہو اچھونا اور
دیکھنا بڑھیا کی ان اعضا کا جائز ہو اسفر کرنا ساتھ اوسکی اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو اپنے پر اور اوسپر
نہین تو نہین اور اشباہ مین لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کی حرام ہی مگر واسطے ملازمت مدیونہ کے
کہ بھاگ کر چلی جاوی کھنڈر مین یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہو پردہ کی پیچھے مسئلہ خلوت ساتھ محرمہ کے
مباح ہی مگر ساتھ دودھ شریک بہن کی اور ساس جوان کی نہین مباح مسئلہ شرنبلالیہ مین لکھا ہی
کہ نہ کلام کری اجنبیہ سی مگر بڑھیا چھینکی یا سلام کرے تو جواب دی اوسکی چھینک کا اور سلام کا اور
بڑھیا نہو تو نہ جواب دی ف اگر مرد چھینکے تو عورت اوسکی چھینک کا جواب دے یرحمک اللہ
کہے اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چھینکے اور وہ بڑھیا ہو تو مرد اوسکی چھینک کا جواب
دے اور اگر عورت جوان ہو تو اوسکی چھینک کا جواب دل مین دی اور یہ حکم غیر محرم کا ہی عالمگیری
مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کی خرید نیکا تو جائز ہی چھونا اوسکی اون اعضا کا کہ حلال ہی
دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی لڑکی کا کہ خواہش

اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت یعنی زیور اپنے کو کہ وہ مواضع سر اور کان اور گردن اور بازو اور
سینہ اور پھونچی اور پنڈلیان ہین مگر وہ کہ ظاہر ہون اونسے یعنے وہ اعضا کہ جاری ہوئی ہے عادت و جبلت
اونکی ظہور پر کہ وہ مُنہ اور ہتیلیان اور دونون قدم ہین اور چاہیے کہ اوڑھے رہین چادرین اپنی اپنی
گریبانونپر اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت اپنی کی مگر اپنے خاوندونکی لیے آخر آیت تک حاصل یہ کہ
ان آیتون مین حکم ستر دھکنے کا ہے اور تفصیل اوسکی درالمختار وغیرہ مین یون لکھی ہے کہ دیکھے
مرد بدن مرد کا سوائے اوس جگہہ کے کہ ناف کی نیچے ہے گھٹنے کی نیچے تک اور اپنی بیوی کا اور ایسی
لونڈیکا کہ حلال ہے اوس سے صحبت کرنی جائز ہے دیکھنا تمام بدن کا ساتھہ شہوت کے بھی اور بغیر
شہوت کے بھی لیکن نہ دیکھنا اوسکے ستر کا اولی ہے کہ باعث ہوتا ہے نسیان کا اور جو قید لگائی کہ
حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اوس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی
اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کے یا مصاہرت کے پس حکم اونکا مانند اجنبی کی لونڈیکے ہے اور
دیکھے اپنی محرمہ کا سر اور مُنہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت
سے والا نہ دیکھے اور نہ دیکھے اوسکی پیٹھہ اور پیٹ سے زانو کی نیچے تک اگرچہ امن ہو شہوت سے کہ یہ ستر ہے محرمہ کا بہ نسبت
محرم کے اور نہین مضائقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرمہ کے ساتھہ پس اگر احتیاج پڑے اوسکے سوار کرنیکی
اور اوتارنیکی تو نہین مضائقہ اسکا کہ چھوئے اوسکو کپڑے پر سے اور پکڑے پیٹ اور پیٹھہ اوسکی نہ اون
اعضا کو کہ نیچے ہین اون دونونکے بشرطیکہ امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی
شہوت کا از راہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے
تو بازو رہے مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھہ کپڑونکے تاکہ نہ پہونچے
مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نپاوے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنے دل سے بقدر امکان کے
اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کے ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی

اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے

ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین روا رکھے ناپاکی کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے یعنی اگر مثلاً بیوی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث کے حکم مین ہے اس لیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کرے اوپر اور نہ منع کرے اونکو اوس سے انتہی یہ ملا علی قاری نے مرقات مین لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والون کو تمام بیحیائی اور گناہونکی باتون سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زنا کاری اور چھپی بازی کو روا رکھے اپنے گھر والون مین اوسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گھر والون کے لیے بے پردگی اور خلاط اجنبی کو اور ہم کلام ہونیکو ساتھ اجنبیون کے اور اور بری باتونکو روا رکھے وہ بھی دیوث ہے پس مسائل ستر کے یہان لکھنے ضرور پڑے تو لوگ آگاہ ہون اوس سے جاننا چاہیے کہ اصل مسائل ستر کی یہ دو آیتین کلام مجید کی ہین سورۂ نور مین قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ یعنی کہہ اے محمد مومنونکو کہ ڈھانکین آنکھین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھین اپنے ستر ونکو حرام سے ڈھانکنا آنکھونکا اور محافظت ستر ونکی پاکیزہ تر اور سودمند ہے اونکے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین تحقیق اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے اون چیزونکی کہ کرتے ہین وہ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ یعنی اور کہہ مومن عورتونکو کہ ڈھانکین وے اپنی آنکھین اور نہ دیکھین مردون نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھین اپنے ستر ونکو برا ہیونسے

آپ بدعتکو احداث کیا ہو یا بدعتکو احداث نہین کیا ہی بلکہ اور ی کیا ہی اور یہ شخص پسند کرتا ہی اوسکو دونونکو
بدعتی کہینگے اور حدیث ابن ماجہ مین یہ بھی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ
اَبٰی اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَہٗ یعنی نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب
بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہی حدیث مین اگر ضلالت
اوسکی اس حد کو پہونچے کہ اوسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہی والا صغیرہ کا ہوگا اور یہ
فرق اوسصورت مین ہی کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھے یعنی اچھا سمجھنے والا کافر ہوتا ہی دونون صورتونمین
جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہی اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہی
تو مرتکب اوسکا خارج دائرۂ اسلام ہی اور حلوا وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کی آگے لاتی ہین اور اوسپر نیاز دیتی ہین
اور رکھا رہنے دیتی ہین اور شب عاشورا کی قابین حلوے کی تعزیہ کی تخت پر رہنے دیتی ہین اور صبح کو
اوٹھا کر تقسیم کرتی ہین پس بسبب لیجانی اوسکے آگے تعزیہ وغیرہ کی بلکہ آگے قبور حقیقیہ کی بھی تشبیہ ساتھ
کفار و بت پرستونکے ہوتی ہی اور اس جہت سے اسمین کراہیت پیدا ہوتی ہی واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا
عبدالعزیز مرحوم کی پس ای بھائیو غرض نقل کرنے اس کلام طویل سے یہ ہے کہ صاف مولانا
مرحوم کی تقریر سے یہ بات ٹپکتی ہی کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچھا جانکر بناوے یا دیکھنے جاوے
وہ خارج ہوجاتا ہی دائرۂ اسلام سے پس تمکو آپ بھی اس سے بچنا چاہیے اور اپنے گھر والون کو
بھی بچاؤ کہ نہ جانے دو اور اسیطرح منع کرو اور گناہونکی باتونسے کہ ازانجملہ زناکاری اور چپٹی بازی
ہی جو کوئی روا رکھے اپنے گھر والونمین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہی کہ جسکی حق مین حضرتؐ نے فرمایا ہی
ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ
الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ یعنے تین شخصون پر اللہ
تعالیٰ نے جنت حرام کی ہی ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان ماں باپ کا

بیان دیوث اور بیشرم و بیحیائی اور بیغیرتی کا

حضرتؐ نے جیسے کہ اوپر گذرا اور اسی طرح نوحہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے کہ حدیث مین وعید آیا ہے اسپر کہ
لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ یعنی لعنت کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والی کو اور اجرت یعنی مرثیہ خوانی وغیرہ
پر حرام ہے اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسے کہ مزامیر وغناکہ
حرام ہین اجرت لینی بھی اونپر حرام ہے اسی طرح ان چیزونپر بھی حرام ہے اور مہندی روشن
کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی بھی بدعت ہے اسلیے کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ
بنانے مین ہے ویسا ہی مہندی مین بھی ہے سوال مہندی بدعت حسنہ ہے یا سئیہ اور اگر سئیہ
ہے تو سب برابر ہین یا کچھہ فرق ہے اگر اوسکی برائی حد حرمت کو پہونچتی ہے اور فاعل اوسکا
مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا ویا فاعل اسکا صاحب صغیرہ کا ہے جواب یہ تمام امور بدعت سئیہ
ہین اور تفاوت امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہے جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہے
برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے
اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج
دائرہ اسلام ہے ہے چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہے معلوم ہوتا ہے
عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ
بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوۃً وَّلَا صَدَقَۃً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَۃً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنی روایت
ہے حذیفہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی کا روزہ
اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہے وہ اسلام سے
جیسے کہ نکلتا ہے بال آٹے گندھے مین سے کہ کچھ اسمین نہین لگا رہتا صاف نکل آتا ہے انتہی اور بدعتی عام ہے

قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریک لمن عمل یعنی جو کوئی بھیڑ بڑھاوی
کسی قوم کی پس وہ بھی اونھین مین سی ہی اور جو کوئی راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہی شریک اوسکے کہ ہوا
کا اور ایسی جگھہ فاتحہ درود پڑھنا بھی درست نہین اسلیے کہ ایسی جگھہ قابل ازالہ اور نابود کرنیکے ہے
اور نجاست باطنی رکھتی ہی اور فاتحہ درود ایسی جای پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری اور
باطنی سی پس جو شخص کہ پایخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑھیگا ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا ہوگا
ایسی ہی اس جگھہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کی وہان بھی پڑھنا موجب ملامت اور
مطعونیت کا ہوگا کہ بی محل پڑھا اور بدون بنای تعزیہ وغیرہ کی فقط اوس مکان مین کہ تبرک
صحیح مثل موی مبارک کی رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود
پڑھنا یہ بھی جائز نہین اسلیے کہ یہ بھی بدعت سیئہ ہی اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ
وغیرہ پڑھنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موی مبارک کی اکثر جای صحت کو نہین پہونچتا پس
تبرک ہونا اوسکا برابر اوہام عوام کالانعام کی ہی اوسکو تبرک جاننا نہ چاہیے جبتک کہ تبرکیت اوسکی
ثابت نہو اعتقاد اوسکی صحت کا نکرنا چاہیے اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ و
زاریکی کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطے گریہ وزاریکی سلف سی منقول نہین ہوئی
اور اگر تبرک صحیح مانند موی مبارک وغیرہ کی کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کی لیی جانا مضائقہ نہین
اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند نہ کھانی پان اور گھی اور گوشت وغیرہ کی بھی درست نہین
جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مدد گار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور
یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہمجانگی ہونیکی اور اسباب اپنا اوسکے لیے مانگنے یا
جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہی اور اعانت معصیت غیر جائز ہی اور مرثیہ خوانی
اور کتاب خوانی بھی جائز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہی اور مرثیہ سی منع بھی کیا ہے

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا یعنی جو کوئی نئی بات نکالتا ہی یعنی بدعت سئیہ یا جگہہ دیتا ہی بدعتی کو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگونکی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ اوسکی فرض و نفل اور اور روایت مین آیا ہی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نکالی اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس مین نہو پس وہ مردود ہی اور اوس مجلس مین بہ نیت زیارت اور گریہ و زاری کی بھی حاضر ہونا جائز نہین اسلیئے کہ وہان زیارت نہین ہی کہ اوسکی لیئے حاضر ہو بلکہ وہ کھیا چین قابل ازالہ کی ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ یعنی جو کوئی دیکھے تم مین سی کوئی چیز خلاف شرع پس چاہیئے کہ بگاڑ ڈالی اوسکو اپنے ہاتھہ سی اور اگر ہاتھہ سی نہ بگاڑ سکی تو زبان سی منع کری اور اگر زبان سی بھی نہ منع کر سکے تو اپنے دل سی برا جانی اور یہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہی اور مجلس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہین اسلیئے کہ مرثیہ اور کتاب من احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگونکی ہی پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس مین روا نہین چنانچہ حدیث شریف مین نہی واقع ہوئی ہی سننے اور پڑھنے مرثیونکی سے عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ یعنی ابی اوفی روایت کرتے ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیون سی اور اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا اسطرحکی مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہین لیکن ہیات اجتماعیہ جیسکو بتبع بناتی ہین نہ بنانی چاہیئے کہ مشابہت قوم مبتدعونکی ساتھہ ہوتی ہی اور اونکی مشابہت سی احتراز و اجتناب ضرور ہی کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کسی قوم کی کری پس وہ بھی اونھین مین سی ہی اور اس حدیث مین بھی داخل ہی مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ

رواہ الطبرانی — رواہ ابن ماجہ و ابن ابی شیبہ — رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ — رواہ مسلم — رواہ ابن ابی شیبہ

اپنے کی یعنی صحبت کی لیے بشرطانہونی عذر حیض وغیرہ کی اور تعزیہ دی اوسکو ترک کرنے نماز پر
اور ترک کرنے پر غسل جنابت کی اور اوسکو گھر سی نکلجانے پر بلا اذن اسکے کی انتہی اور ستیلا وغیرہ
کی پوجنے سے اور اور شرک اور کفر اور گناہونکی باتونسی کہ اوپر گذرین اور تعزیہ اور مہندی پر
جانیسی منع کرو عجب حال ہی یہان کی بعضے لوگونکا کہ اللہ تو فرماتا ہی کہ اپنے گھر والونکو دوزخ کی
آگ سے بچاؤ اور یہ برعکس اوسکے کرتی ہین کہ باعث ہوتی ہین اور بلاتی ہین دوزخ کیطرف
تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ بعضے جاہل جورو بچونکی ساتھہ ہوکر ستیلا پوجوانیکو لیجاتے ہین
اور بعضے بدھی وغیرہ کی بہنانیکو وارکمتی ہین اور بعضے تعزیہ دکھانیکو لیجاتی ہین اور بعضے مہندی
دکھانیکو پس ستیلا پوجنی کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکھا ہی اور اور شرک کی باتونکو بھی دینی
کتابونمین بہت منع کیا ہے اور تعزیہ داری اور مہندی کو مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہی
کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست نہین ہی اسلیے کہ تعزیہ داری عبارت اس سی ہے
کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے یعنی مانند عورتون
سوگ رکھنی والیون کی بیٹھے اور مرد کو کسی جگہہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہین
ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہی اور سوای زوج کے
اگر کوئی اور قرابتی مرے تو تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد
تین دن کے اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہی لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ الخ کہ ساری
حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہی اور ایسی
بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین سبب کرتا ہے اور فرائض ونوافل اوسکی درگاہ
الہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا
اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

بیان تعزیہ داری اور مہندی کا

اور وہ فرمان برداری اونکی کرین ہرگز انکار نکرین والا اوس دار آخرت مین کہ ابدالآباد رہنا
ہی کمال خراب ہونگے اللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَاھْدِنَا اِلٰی سُبُلِ السَّلَامِ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

باب دوسرا بیان حق بیویونکی خاوند پر

باب دوسرا

جاننا چاہیے کہ مردونکو لازم ہے کہ اپنی بیویونکو علم دینی سکھاوین کہ فرمایا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ
مُسْلِمَۃٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت
پر ہکذا فی المشکوٰۃ تا وہ بسبب جہالت کے کفر و گناہ مین گرفتار نہون اور
دونونکی دنیا اور آخرت مین اچھی گذرے بڑا فساد دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہی کہ مرد نہ آپ علم دین
پڑھتے سیکھتے ہین اور نہ بیویونکو پڑھاتے سناتے ہین پس بھلائی برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم
کرین اور حق ہی مرد و نپر کہ اپنی بیویون اور بچون اور گھر والون کو شرک اور کفر اور گناہ کی
باتونسے باز رکھین اور بجالانی طاعات کی پس تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ج
یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفسونکو اور اپنے گھر والونکو اوس آگ سے کہ اوسکا
ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اوسکی تفسیر مین صاحب مدارک نے یون لکھا ہی کہ آپ بھی
طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنے گھر والون کو بھی طاعات کرنیکو کہو اور گناہ سے
باز رکھو انتہی پس چاہیے کہ اپنی بیویون اور گھر والون کو نماز اور روزہ وغیرہما فرائض و
واجبات اور اچھی باتون کی کرنیکی تاکید کرو بلکہ کچھ تعزیر بھی دینی آئی ہی بیویونکو ترک نماز وغیرہ
پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکھا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو ترک
کرنے زینت پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے کہنے کو جبکہ بلاوے اوسکو طرف بچھونے

برائیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ
قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ
مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ
عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا یعنی جو کوئی
زندہ کرے کسی سنت کو میری سنتون مین سے کہ مرگئی تھی بعد میری یعنی وہ سنت متروک ہوگئی
تھی میرے بعد اور اسنے رواج دیا اوسکو اور رغبت دلائی لوگونکو اوسپر پس بلاشبہ اوسکے لیے ثواب حاصل
ہوتا ہے مانند ثواب عمل کرنیوالونکی اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب مین سے کچھ اور جو کوئی
نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ اور رسول اوسکا ہوتا ہے اسپر گناہ مانند گناہ
کرنیوالون اوسکے کہ نہین ناقص کرتا یہ گناہون اونکے سے کچھ اور یہ بھی فرمایا ہے حضرت نے مَنْ تَمَسَّكَ
بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو
وقت فساد امت میرے پس اوسکے لیے سو شہید کا سا ثواب ہوتا ہے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین
ہین پس خیال کرنا چاہیے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہے اور سنت سفت
کپڑا پہننے کی در حق عورتونکے بالکل مٹ گئی ہے اور مانند انکے کو رواج دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور در صورت
ترک کے کیسا ٹوٹا پاویگا بیدار ہونا چاہیے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہیے اپنے اور اوپری رسم یہ ہے
کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک اچار نہین ڈالتین اور دال نہین پکاتین اور چرخا نہین
کاتتین وغیر ذلک بخیال اسکے کہ ان چیزون کے کرنے سے کوئی اور مرجاویگا یہ سب باتین قبیل
شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع سنت چاہیے
نہ اتباع رسم و آئین یہان کی اکثر مرد و عورت پھنس رہے ہین طرح طرح کے شرک و کفر
و بدعات کی باتو نہین مردونکو چاہیے کہ اہل علم سے اون باتونکو دریافت کر کر منع کرین اپنی بیبیونکو

کرتا ہی وہ اوضعین مین ہی ہے عیاذًا باللہ منہ اور بری رسم یہ ہی کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی
کا خاوند مرجاوے تو عورتین مانع ہوتی ہین اوسکو دوسرا نکاح کرنے سے اگرچہ مرد سمجھاوین وہ
نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتی ہین کہ اگر وہ نکاح کرے تو اوسکو نکو بناتی ہین کہ یہ وضعی
ہی اور بعضی جہلا اوس سی ملنا بھی چھوڑ دیتی ہین اور کہین مرد خود مانع ہوتی ہین اس ہی اور اوسکو
ناک کٹائی جانتی ہین باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ یعنی اونکا نکاح
کردو بن خاوند والونکی عورتونکی اور بن بیاہی مردون کی اپنی مین سی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہی اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ
یعنی نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی مُنہ موڑے میری سنت سی پس نہین وہ مجھسی یعنے
میرے طریقے پر اور میری امت سی نہین انتہی پس ای بھائیو خیال تو کرو کہ اوسکی برا جاننی مین
کیا وبال ہی کہ دنیا چندروزہ کی بدنامی کی یہی مستحق ایسی وعید کی ہوتی ہین عیاذًا باللہ منہ
اور حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کی جا نکاح ہوے ہین
کیا اونسی زیادہ اپنی عزت سمجھتی ہین اور اونکی فعل کو برا جانتی ہین کیا ٹھکانا رہا انکی ایمانکا
مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیۃ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى کے لکھا ہے رسول نے
فرمایا ای علی تین کام مین دیر نکرنا نماز فرض جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو اور عورت
جب مرد ملے اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہین
انتہی پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ اس ہندوین کو چھوڑین اور امت محمدی مین
شریک ہون اور قطع نظر اسکی اوسکی ترک مین فساد بھی تو بڑا برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا
اور چھیڑ بازی مین گرفتار ہو جاتی ہین واہ کیا سمجھ ہی کہ محمدی ہو کر کو برا اور ناک کٹائی جانین اور
دیوث ہونیکو اچھا اور نیکنامی ایک ذرا غور کرین تو اوسکے کرنیکی بھلائیان اور نکرنیکی

کہ ہم ہین اور آل عمرؓ مین بڑا ارتباط ہی پس وہ بیوی آئی یعنی وہانسی ہوکر پس کہا ابو موسیٰؓ نے
کہ کیا حکم کیا تھا مین نے تجکو کہ رات کو رہنا اونکی پاس پس کہا اونکی بیوی نے کہ ارادہ کیا تھا
مینے رات کے رہنے کا اونکی پاس پس آئی ابن عمرؓ اور نکالدیا ہمکو اور کہا نکلو تم رات کو نرکھو میری
بہن کو عذاب مین اور ابن بختری سے روایت ہی کہ کہا رات کو رہنا اہل میت کی پاس نہین ہی
مگر امر جاہلیت سے کہا اجری نے کہ یہ تمام امورات ہوگئی ہین لوگونکی نزدیک سنت اور ان کی
ترک کرنیکو بدعت جانتی ہین پس اولٹ گیا حال اور متغیر ہوگئی احوال کہا ابن عباسؓ نے کہ نہین
آتا لوگونپر کوئی سال مگر کہ مارتی ہین اوسمین سنت کو اور زندہ کرتی ہین اوسمین بدعت کو یہانتک
کہ مرگئین سنتین اور زندہ کی گئین بدعتین اور ہرگز نہین عمل کیا جاتا سنتونپر اور نہین براجانا
جاتا ہی بدعتونکو مگر جسپر آسان کرتا ہی اللہ تعالی غصہ اوٹھانا لوگونکا البتہ وہ مخالفت کرتا ہی اونکی اوس
چیزمین کہ وہ ارادہ کرتی ہین اور آگاہ کردیتا ہی اوس چیز سے کہ عادت پکڑی ہی اونھون نے
الخ یہ روایتین مولوی حیدر علی رح نے نقل کی ہین اپنے رسالہ مین پھر اور بری رسم یہ ہی کہ اکثر
اقربا سوگ رکھتی ہین حال آنکہ حضرت نے فرمایا ہی لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا
یعنی نہین درست واسطے اوس عورت کی کہ ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر اور یہ کہ
سوگ کرے کسی میت پر زیادہ تین رات سے مگر خاوند کی مرنی مین چار مہینے اور دس دن سوگ
کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا بھاری ہے کہ چیز سنون مین بھی شریک نہین ہوتی
بلکہ مانع ہوتی ہین یعنی کیا مقدور کہ برادری مین کوئی نکاح کرسکی اور یہ اوسمین شریک ہون
انکا سوگ خاصا ہنود کا سا سوگ ہی اے صاحبو ہشیار رہو خواب غفلت سے کہ تمہارے
پیغمبر صاحب فرماتی ہین مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنے جو جس قوم کی مشابہت

اون یتیم بچارونکو تو ہوش بھی نہین ہوتا اوسکی اور قرابتی وغیرہ اوس مالمین سی بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنیکی لیے صرف کرتی ہین اس کھانی وغیرہ مین اور یہ نہین جانتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ؕ یعنی تحقیق جو لوگ کہ کھاتی ہین مال یتیمون کی از راہ ظلم کے سوا اسکے نہین کہ کھاتی ہین اپنی پیٹون مین آگ اور قریب ہی کہ داخل ہونگی آگ بھڑکتی مین اور بعض اوقات میت پر لگانیکے لیے مال قرض لیتی ہین اوپیچھے اوسکی بچے اور پس ماندہ حیران و پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا کا نقصان کرتے ہین اور جو کوئی اوسکو منع کرتی تو کہتی ہین کہ یہ وہابی ہی واہ کیا سمجھہ ہی کہ باوجود نقصان دین و دنیا کی مانع خیر خواہ کو برا جانتی ہین اگر ذرا تامل کرین تو اوسکی خرابیان معلوم کرین وہ جو حضرت نی فرمایا ہی حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی وہ ان پر صادق آتا ہی اور بعض اوقات اہل مصیبت مجبور ہوتی ہین کہ اوسکے گھر پر لوگ ڈھئی دیتی ہین ایک تو اوسکا عزیز مرا اوسکا رنج اوٹھایا دوسری یہ پینڈاری اوسکا گھر لوٹنے گئے مردونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیویونکو ایسی رسمون مین شریک ہونیسی اور عورتونکو ماننا چاہیے نہ یہ کسی کے ہان جاوینگی نہ کوئی اونکے ہان آویگا اوسوقت مین عورتونکو تو کہین جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسمون مین اگرچہ تعزیت سنت ہی لیکن اونسی سنت کہان ادا ہوتی ہی یہ تو طرح بطرح کی گناہون کی مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان یہ خرابیان نہ لازم آوین تو شوق سی جاوین لیکن صاحب مصیبت کی ہان جاکر رات کو نہ رہین کہ یہ بہت برا ہی روایت کیا ہی اجری نی ابی موسی اشعری صحابی سی کہ کہا اونھون نی کہ مرین ہین عبد اللہ بن عمر رض کی پس کہا مینی اپنی بیوی کو جاتو اونکی اور رانکو رہ اونکی پاس

مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جسپر نوحہ کیا جاتا ہی پس
تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کی اور روایت مین ہی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نے مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ
وَنَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ آهٰكَذَا كُنْتَ
یعنی نہین کوئی میت مرتا پس کھڑا ہوتا ہی رونیوالا اونکا پس کہتا ہی ای پہاڑ میری اور اے
سردار میرے اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوسپر دو فرشتے کہ اوسکے سینہ
مین مکّی مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا ایسا ہی تھا تو پس اوسوقت عافیت اسی مین ہی کہ
ایسی جگہہ کی جانی سے پرہیز کرے اور گناہ لازم آتا ہی پھولون اور چالیسوین وغیرہا مین کہ لوگ
جمع ہوتی ہین اور نام ونمود کی لیے قرض کر کر تکلفات بیجا کرتے ہین اور داخل ہوتی ہین
مضمون مین اس آیۃ کے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ یعنی بلاشبہ اسراف
کرنیوالے ہین بھائی شیطانونکی کہ کرتے ہین تکلفات اپنے نام ونمود کی لیے اور بہانہ کرتے
ہین ایصال ثواب کا واسطے میت کی ذرا انصاف کرین تو معلوم ہو کہ ایصال ثواب کو
کیا علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہی ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہے اوسمین متوقع ثواب کا
ہونا خطا ہی حقیقت مین یہ کھانا تو وہ ہی کہ جس سے حضرتؐ نے منع فرمایا ہی اس حدیث مین
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ یعنے
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانی طعام دو شخصون مقابلہ کرنیوالونکی سے یعنی جو
مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسری کی ضد پر بہت سا پکاوین تا غالب آوین
ایک دوسری پر یعنی اگر واسطے فخر وسنانیکی پکاوین دعوت اونکی قبول نکرنی چاہیے کذا ذکرہ الشیخ عبدالحق
اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہی اور کھانا اوسکا گناہ کبیرہ یعنی اوس صورتین کہ میت کی وارث بچہ ہوتی ہین

ف۱ رواہ البزار والطبرانی بسند حسن عن ابن مسعود وفی الصحیحین عن ابی موسیٰ نحوہ وفی الصحیحین عن المغیرۃ بن شعبۃ نحوہ ف۲ یعنی جو کچھ کہ نوحہ کرنیوالی کہتی ہی ف۳ رواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس ف۴ یعنی قرض لیکر ف۵ رواہ ابو داؤد

لَا یَتْرُکُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَ
النَّائِحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ
قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ یعنی چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سی ہین نہین چھوڑینگے
لوگ اونکو ایک تو فخر کرنا حسبو نمین اور طعن کرنا نسبون مین اور طلب کرنا مینہ کا ساتھ ستارہ کے
یعنی یہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارا فلانی منزل مین ہویگا تو اوسکی تاثیر سی مینہ برسے گا اور
نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنیوالی جسوقت کہ نہ توبہ کریگی موت اپنی سے کھڑی کیجاویگی
دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا خارش کا یعنے مسلط کیجاویگی
اوسکے بدن پر خارش بعد ازان ملینگے اوسپر قطران تا رنج زیادہ ہو اور آیا ہے کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نوحہ کرنیوالی کو اور سننے والی کو اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ
وَصَلَقَ وَخَرَقَ یعنی مین بیزار ہون اوس عورت سی کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنی بیان
کیا اور منہ نوچ لیا روئی مین اور کپڑے پھاڑ ڈالے پس ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ بیان کرنا
اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہے مرد کو چاہیے کہ منع کرے اوس سی اور عورت کو چاہیے کہ اوسمین
زبان برداری کرے خاوند کی نہ اپنے گھر مین بعد مرنے کسیکے یہ رسمین کرے اور نہ کسی کے
ہان بتقریب تعزیت کے جاکر کرے بلکہ جہان جاوے تو تسلی دے اوسکو اور صبر کرنے کو
کہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ یعنی جو کوئی تسلی دے
اور صبر کرنے کو کہے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے مصیبت زدہ کا سا ثواب
حاصل ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نکرے اس سی اور پھر اوسپر کوئی نوحہ
کرے بعد مرنے اسکے تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

برکۃ ایسرہ مؤنۃ یعنی بہت بڑی برکت کا نکاح وہ ہی کہ کم ہو محنت مین یعنی مہر اور خرچ
کم ہو اور تھوڑے پر قناعت کرے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس تعجب ہی کہ اپنی وہم سے
پیر مین برکت و بھلائی نکاح کی لیے کرتے ہین اور حضرت نے جو ایک برکت کی بات بتائی تو ہرگز نہین کرتی
واہ کیا ایمان ہی پس عورتونکو چاہیے کہ اگر اونکی باپ وغیرہ نے زیادہ مہر بندھوایا ہی تو یہ بخشدین کہ بڑا
ثواب پاوین گی گویا جتنی روپے مہر کے تھے سب دیدیے اور اللہ دینے کا کیا کچھ ثواب آیا ہی اور فرمایا ہی پاک ذات
جل جلالہ وان تعفوا اقرب للتقوی یعنی اور معاف کرنا تمھارا قریب ہی واسطے تقوی کے
تفسیر مدارک مین اس آیۃ کی تفسیر یون لکھی ہی کہ یہ خطاب ہی خاوندونکو اور بیبیونکو یعنی عفو
کرنا خاوند کا ساتھہ دینے پورے مہر کے بہتر ہی اوسکے لیے اور عفو کرنا عورت کا ساتھہ ساقط
کردینے سارے مہر کے بہتر ہی اوسکے لیے انتہی اور حضرت عمر رضی سے آیا ہی بطریق مرفوع کے یعنی
آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے اگر نہوتا دعوی غیب کا کرنا تو گواہی دیتا مین واسطے
پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سے ہین ایک تو اون مین سے فقیر ہو عیالدار اور دوسری وہ عورت
کہ راضی ہی اوس سے خاوند اوسکا اور تیسری وہ عورت کہ تصدق کرے یعنی بخشدے مہر اپنا
اپنے خاوند کو واسطے رضای اللہ تعالے کی اور چوتھی وہ کہ راضی ہین اوس سے ان باپ اوسکے
اور پانچوین توبہ کرنیوالا گناہ سے انتہی یہ روایت تنبیہات مین ابن حجر نے نقل کی ہے
اور غمی مین بھی بہت رسمین بری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا اور بین کرنا اور ہاے وای کرنا اور چیخنا
چنگھاڑنا کہ حدیثونمین بہت برائی اوسکی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاھلیۃ یعنی نہین
ہم مین سے وہ شخص کہ جسنے پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور وای ویل کی جاہلیت
کی سے اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ

روبرو اونکی پھر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حکم کیا مجکو یہ کہ نکاح کرونمین تیرا فاطمہ رضی سے ساتھہ مہر چار سو مثقال چاندی کے آیا راضی ہوا تو ساتھہ اسکے پس کہا علی رضی نے کہ راضی ہوا مین ای رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع اللہ شملکما وعزجدکما وبارک علیکما وانزج منکما کثیرا طیبا یعنی جمع کرے اللہ تعالی پراگندگی تم دونونکی اور غالب کرے بزرگی تم دونونکی اور برکت نازل کرے تم دونون پر اور نکالے تم دونون سے اولاد بہت پاکیزہ یہ حدیث ابن سعد نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اور ازواج مطہرات و دیگر صاحبزادیون رضی اللہ عنہن کا مہر بھی نقل کیا ہے پس خیال تو کرو ای بھائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ کہ سردار ہین جنتی بیویون کی انکا نکاح تو اس بے تکلفی سے ہوا اگر تم بھی انکی کچھہ محبت سچی رکھتی ہو تو اسی طرح کرو اور چار مثقال چاندی کا جو حضرت بیوی صاحبہ کا مہر کیا اسکے ڈیڑھ سو روپے ہوتے ہین اگر بارہ مثقال کا روپیہ ہو مانند دبل وغیرہ کے اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ رضی کے اور مہر سب صاحبزادیونکا سوا حضرت فاطمہ رضی کے پانسو درہم کا تھا جسکے روپے مذکور ایک سو اکتیس روپے چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا ایکہزار الف چوپاس روپیہ کا پس یہان جو ہزارون لاکھون کی مہر باندھتے ہین بہت ہی بے رسم ہے اکثر خاوند آخرت کی وبال مین گرفتار ہونگے بسبب اسکے کہ اوس بیچارہ نے وہ روپے خواب مین بھی نہین دیکھے بھلا وہ ادا کہانسے کریگا جب ادا نکیو تو آخرت مین جورو کی قرض کے بدلے پکڑا جاویگا مہر ہلکا باندھنا سنت ہے زیادہ باندھ کر کیون ثواب سنت سے محروم رہتے ہین اور مسلمانونکو ایذا دیتے ہین حضرت عمر رضی سے منقول ہے کہ اونھون نے فرمایا آگاہ ہو نہ بھاری مہر باندھو بیویونکا اسلیے کہ اگر گران مہر سبب بزرگی کا ہوتا دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کی تو سزاوار ترین تمھارے ساتھہ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے نہین جانتا مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی کا اپنی بیویون اور بیٹیون مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے کہ جسکی قریب پانسو درہم کے ہوتی ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اعظم النکاح

ایک چارپائی بُنی ہوئی خرما کی رسی کی اور تیار کی گئی ایک توشک چمڑے کی کہ بھرا تھا اوسکے اندر
لیف خرما یعنی پوست درخت خرما کا اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ جب تمھاری پاس فاطمہؓ آوین تو
اوسسے کچھہ کلام نکرنا یہانتک کہ آؤن مین تمھاری پاس پس آئین حضرت فاطمہؓ ہمراہ ام ایمن کے
یہانتک کہ بیٹھین ایک جانب گھر مین اور حضرت علیؓ ایک جانب مین تھے کہ اسحال مین آنحضرت
تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہین یہان بھائی میرے یعنی حضرت علیؓ کہا ام ایمن نے کہ موجود ہین
بھائی تمھارے کیا نکاح انکا کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان اور داخل ہوے آنحضرتؐ گھر مین
پھر فرمایا حضرت فاطمہؓ کو کہ لا میری پاس پانی پس اوٹھین فاطمہؓ طرف بڑی پیالہ کیطرف کے کہ گھر مین
رکھا ہوا تھا پس لائین پانی پس لیا حضرتؐ نے اوسکو اور کلی کی اوسمین پھر فرمایا فاطمہؓ کو کہ آگے آؤ
پس آگے آئین فاطمہؓ پس پانی چھڑکا آپ نے اوپر سینہ اور سر اونکے اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا
بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر فرمایا اونکو کہ پیٹھہ پھیرو پس پیٹھہ پھیری اونہون نے
پس ڈالا پانی درمیان دونون مونڈھون اونکے پھر کیا مانند اسکے واسطے حضرت علیؓ کے پھر
فرمایا حضرت علیؓ کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالی کے اور ساتھہ برکت کے آور اور
روایت مین آیا ہے کہ حضرت علیؓ نے خواستگاری کی حضرت فاطمہؓ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجکو میرے رب نے بھی یہی حکم کیا ہے پھر بعد چند روز کے بلوایا حضرت نے ابوبکرؓ اور
عمرؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ اور چند انصار کو پس جبکہ جمع ہوے وہ اور اپنی اپنی جگھہ پکڑی اور
حضرت علیؓ غائب تھے پس آنحضرت نے خطبہ نکاح کا پڑھا پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے حکم کیا
مجکو یہ کہ نکاح فاطمہؓ کا کرون علیؓ ابن ابیطالب سے پس تحقیق گواہ رہو تم کہ تحقیق مینے
نکاح کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھہ اسکے علیؓ پھر منگایا آنحضرتؐ نے طبق خرما کی
توشک کا پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگون نے اور آئے حضرت علیؓ پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف بلاشبہ فاطمہؓ بہتر ہین تم سے اور ایسا ہی تم بہتر ہو فاطمہؓ سے اولاد کے واسطے شیطان کے اور اولاد فاطمہؓ کے واسطے رحمان کے ہو

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی اور آپس
مین مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی باعث اور
سبب برائی کا ہوتا ہے اوسکو بھی اوتنا ہی گناہ ہوتا ہی کہ جتنا اوسکے کرنیوالے کو ہوتا ہی چنانچہ یہ حدیث
مشکوٰۃ مین موجود ہی پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے ان رسمیات بد سے کہ نہ مرتکب ہوا وسکا اور
نہ متھم وسبب یہ دنیا چند روزہ ہی کیون اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک روایت مین
آیا ہے کہ بدترین آدمیونکا مرتبہ مین دن قیامت کی اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کی دنیا کی لیے
اپنی آخرت برباد کرے عیاذاً باللہ منہ اور ایک چیز بری اور ہی کہ اوسکی برائی کا خیال بھی
نہین کسیکو کہ وہ رسم پنجیری کی ہی کہ جب دولھہ دولھن بعد نکاح کے اول مجامعت کرتے ہین تو
اوسکی خوشی مین بیٹی والے پنجیری وغیرہ بھیجتے ہین دولھہ کے ہان واہ کیا بھیائی ہی ذرا اسکے
قبائح کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا کیا اسمین برائیان ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جس امر کے اخفا کو فرمایا ہوا وسکو یہ شہرت دیتے ہین اور جو کہ باغیرت ہین اونکی جبلت مین اسکا
اخفا ملحوظ ہوتا ہی پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بھیائی کی اب وہ پنجیری جسکے ہان جاتی ہی وہ
بھار کیا دیتا ہی خیال تو کرین کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی اوسوقت لیکن چونکہ
رواج اس رسم کا بہت ہی شاید شرم نہ آتی ہو خیال کرکر دیکھین تو اوسمین بھی خوف کفر ہی
کہ امر بھیائی پر خوش ہونا اور بھار کیا دیان دینی اور اچھا جاننا اوسکو ہوتا ہی غرضکہ جو ایسی
رسمین ہین مردونکو چاہیے کہ منع کرین عورتونکو اونسے اور عورتونکو چاہیے کہ فرمانبرداری کرین
اپنے خاوندونکی اونمین اور اجتناب کرین اون رسمون سے کہ جو حضرت کی اور صحابہ کرام کی وقت
مین ہوتی تھین اور حضرت سے اس باب مین اسقدر ثابت ہوا ہی کہ جب حضرت فاطمہ کا نکاح
کرنے لگے تو کچھ خوشبوئی منگائی اونکی لیی اور حکم کیا لوگونکو جہیز تیار کرنیکا پس تیار کی گئی ایک

بیان نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و رسم ہای نامشروع

دیکھو تو راگ کی باس نہ پھٹکی چنانچہ تھوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہی کہ روایت کیا
حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ جسنے کان رکھا طرف آواز راگ کی نہین اذن دیا جاویگا اوسکو
یہ کہ سنے آواز روحانیون کی جنت مین کہا گیا کہ کون ہین روحانی فرمایا قرا اہل جنت کی انتہی
اور اگر کوئی کہے کہ کیا دلیل ہی کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم ساتھہ حرام کے کرین ہم اوسکا ساتھہ
مباح کے نکرین اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام اماسون اصول فقہ کے نے اجماع کیا ہی اسپر کہ جہان
دو روایتین یعنی فقہ کی پاوین ہم یاد و حدیثین مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہمکو پہونچی
ہون کہ ایک اونمین سی دلالت کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہی اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ
چیز حرام ہی اور تاریخ معلوم نہین کہ یہ حدیث اول صادر ہوئی ہی یا وہ تو اتفاق عالم علماکا ہے
اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہی پس جہان کہ مباح و حرام
ایک چیز مین جمع ہون تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات اصول بزدوی مین ثابت ہوئی ہی غالب ۱۲
عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم کرے تمام سوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر
بنظر انصاف دیکھو تو ان روایتون سی حرمت نری راگ کی بھی صراحۃً ثابت ہوتی ہی اور
قطع نظر اسکی جن علمانے کہ جواز اسکا لکھا ہی اونھون نے بھی تو بہت سی قیدین لگائی ہین
از انجملہ ایک یہ قید ہی کہ اوس راگ مین جھوٹ اور فحش وغیر ذلک مضمون بد نہو پس اسوقت مین
وہ کہان میسر ہی اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ اور مبالغہ سی خالی نہین پس ضرور اس سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مرد کو
سننا چاہیے اور نہ اپنی بیویونکے لیے روا رکھین خواہ اپنے گھر مین خواہ غیر کے گھر مین جاکر اور عورتونکو
اس بات مین بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندون کی اور بعض اوقات لوگ گانے بجانے
مین تو شریک نہین ہوتے لیکن اہتمام مین اوس محفل بد کے رہتے ہین یا بعضے سکان
یا فرش وغیرہ دیتے ہین وہ بھی شریک ہین اوس گناہ مین اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی

صورت مین جمع کرنا ہو مباح و حرام مین اور جہان کہ مباح و حرام جمع ہون حرام کو ترجیح دیتے ہین جیسے کہ کہا اشباہ مین اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غُلِّبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاهَا مَا اجْتَمَعَ فِيهِ مُقَوِّمٌ وَمُبِيحٌ اِلَّا غَلَبَ الْمُحَرِّمُ اِنْتَهٰى یعنی جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہی حرام اور بمعنی اسکے یہ ہی کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہی حرام کرنیوالی تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھ دمنیون وغیرہ کو گانی پر اجرت گانیکی ہوتی ہی اور دینا اور لینا اجرت کا گانی پر حرام ہی چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب الاجارہ مین ہی اس معنی پر دلالت کرتی ہی وَلَا يَجُوزُ الِاسْتِئْجَارُ عَلَى الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَكَذَا سَائِرُ الْمَلَاهِي لِأَنَّهُ اسْتِئْجَارٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ وَالْمَعْصِيَةُ لَا تَسْتَحِقُّ بِالْعَقْدِ یعنی جائز نہین ہی نوکر رکھنا مزدور مقرر کرنا گانا اور نوحہ پر اور اسی طرح ہین تمام باجے اسلیے کہ یہ نوکر رکھنا مزدور پکڑنا ہی گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت اربعین کی اور حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبدالحق کی ہی ترجمہ بخاری مین لکھا ہے کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور مقتدائے دین ہین ہیچ حرمت اور کراہت غنا کی تشدید و تغلیظ ہو اور صحیح تر اور مشہور تر چارون اماموں سے قول ساتھ کراہت کی ہے اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابوالطیب نے حرام ہونا غنا کا عامر شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور زہری سے نقل کیا ہی اور منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے بھی اور بغوی نے معالم مین کہا ہی کہ غنا حرام ہی تمام ادیان مین اور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہین ہی ہیچ حرام ہونی اوسکے کے اس لیے کہ وہ قبیل لہو و لعب کی ہے ہی کہ مذموم ہی بالاتفاق تمام ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ سہارنپوری نے ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا ہی کہ اوسمین آیات اور احادیث و اقوال فقہا سے حرمت اوسکی ثابت کی ہی اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سے

یرفع صوتہ بالغناء الا بعث اللہ علیہ شیطانین احدھما علی ھذا
المنکب والاخر علی ھذا المنکب فلا یزالان یضربانہ بارجلھما حتی
یکون ھو الذی یسکت انتہی یعنی نہین ہی کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھہ
گانیکے مگر کہ بھیجتا ہی اور متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو شیطان کہ ایک اونمن سی ایک شانی پر ہوتا ہے
اور دوسرا دوسری شانی پر پس ہمیشہ دونون مارتے ہین اوسکو ساتھہ لاتون اپنی کے یہان تک
کہ وہ چپ ہوتا ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکے واسطے اعلان نکاح کی مباح ہی جیسی کہ ہدایہ مین
لکھا ہے کہ طبل غزاۃ اور دف کہ مباح ہی بجانا اوسکا شادی مین تاوان دیدی جاوین ساتھہ
(جمع غازی ۱۲)
تلف کرنیکے بلا خلاف پس عبارت ہدایہ اور درالمختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب مین
حرام ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکے مباح ہی واسطے اعلان نکاح کی اور تنبیہ الانام مین سراجی
سے لکھا ہے کہ مضائقہ نہین دف بجانیکا نکاح کی شب مین اعلان نکاح کی لیے وقتیکہ
دف جھانجھہ دار نہو اور اوسکے بجانے مین نیت لعب کی اور گانا نہو اسلیے کہ مکروہ ہی لعب اور گانا
اور اوسمین یہ بھی ہے کہ سننا باجونکا اور بیٹھنا اوسپر فسق ہے لیکن بجانا دف کا واسطے اعلان
نکاح کے اسطرح چاہیے جیسی کہ طبل یعنی نقارہ کو بجاتے ہین انتہی اور حمادیہ مین ہی کہا معلی
نے کہا ابو حمامہ جرنے کہ خبر دی ہمکو ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے مکروہ رکھا تمھارے لیے شراب اور جوا اور
مزامیر اور آلات سرود کو اور ڈھول اور دف کو پس پوچھا مینے ابو المہاجر سے کہ کیونکر
بجاتے تھے دف بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تھی عورت مبوقت کہ ہوتی
شادی لیتی چھلنی اور لکڑی پس چڑھتی اونچی پر اور مارتی لکڑی چھلنی پر بناتی لوگونکو کہ شادی
ہی انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتھہ دف کی اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جائز نہین اسلیے کہ اس

بجانا دف کا نکاح مین اعلان کے لیے مباح ہی

لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَآؤُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ
فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰکَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ
بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاؤُدَ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
یَعْتَدُوْنَ كَذَا فِی الْمِشْكٰوةِ یعنی جبکہ پڑی بنی اسرائیل گناہونمین منع کیا
اونکو اونکے علمانے پس نہ باز رہے وہ پھر بیٹھا کیے اونکے ساتھہ علما اونکے اونکی مجلسونمین اور اونکے ساتھ
کھایا پیا کیے پس سخت وسیاہ ہوگئے دل بعضونکے یعنی جنھون نے گناہ نہین کیا تھا بسبب شامت
گناہگارونکے یعنی پس ہوگئے سبھونکے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر ورحمت سے بسبب معاصی کے اور بسبب
مخالطت بعض اونکے بعض سے پس لعنت کی اللہ تعالی نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم
علیہما السلام کے یہ بسبب اوسکے کہ نافرمانی کی اونھون نے اور رہے وہ حد سے گذرنے والے یہ حدیث مشکوۃ
مین ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی پس نہ بیٹھہ
بعد یاد لانیکے ہمراہ قوم ظالمونکے انتہی تنبیہ نزاگانا بغیر سازکے جائز ہے یا نہین پس اسمین اختلاف
کیا ہے علمانے بعضون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن بحر الرائق مین لکھا ہے کہ
اصل مذہب حرمت ہے مطلقا جیسے کہ نقل کیا ہے اسکو در المختار مین وَمِنْهُمْ مَّنْ اَبَاحَ مُطْلَقًا
وَمِنْهُمْ مَّنْ كَرِهَ مُطْلَقًا وَّفِی الْبَحْرِ وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ
بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَایَةِ اَنَّهٗ كَبِیْرَةٌ وَّلَوْ لِنَفْسِهٖ اِنْتَهٰی عِبَارَةُ الدُّرِّ یعنی بعضے علما وہ
ہین کہ غنا کو اونھون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضے وہ ہین کہ اونھون نے مکروہ مطلق کہا ہے اور
بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہے مطلقا پس منقطع ہوگیا اختلاف بلکہ
ظاہر ہدایہ یہ ہے کہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور
فتاوای حمادیہ مین یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے وَصَامِنْ رَّاجُلٍ

تحقیق نزد گانا بغیر ساز کے

نامشروعہ مثل رقص اور آلات لہو کے قسم معازف و مزامیر ہی کہ نقارہ و ڈھول اور تاشہ اور رفہ
اور طنبورہ اور سارنگی اور شہنا اور آتشبازی اور آرایش وغیرہ ہین موجود ہون خواہ بیچ مجلس عقد
نکاح کی اور خواہ اور شادیون مین شریک ہونا اور جانا وہان ازروی حکم شریعت کی جائز نہین ہی
بلکہ حرام ہی چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابون مین مشروحاً مذکور ہی آور فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ عنہ نی کتاب غنیۃ الطالبین مین هٰذَا اِذَا کَانَ خَالِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ
فَاِنْ حَضَرَ مُنْکَرٌ کَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّایِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَ
الطَّنَابِیْرِ وَالشِّیْنِ وَالشَّبَابَةِ وَالْجُغْرَانِ الَّذِیْ یَلْعَبُ بِهِ التُّرْکُ لَا یَجْلِسُ
هُنَاکَ لِاَنَّ جَمِیْعَ ذٰلِکَ مُحَرَّمٌ یعنی حاضر ہونا مجلس وغیرہ مین اوسوقت ہی کہ خالی ہو
منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نے اور رباب
اور آلات سرود و طنبورہ اور شین اور شبابہ اور جغران کی کہ کھیلتی ہین ساتھ اوسکے
ترک نہ بیٹھے وہان اسلیے کہ یہ سب حرام ہین انتہی آور ہر مسلمان کو واجب ہی کہ امور منہیات
اور معصیت اور خاطرداری اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ رکھتی ہون مانند ماں اور
باپ اور بہن اور بیٹی اور بیوی وغیر ذلک کے اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے
لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ
کَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ الْاٰیَةَ یعنی نہ پاویگا تو
اوس قوم کو کہ ایمان رکھتی ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے باین صفت کہ دوستی
کرین ساتھ اوس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگرچہ
ہون وہ باپ اونکے یا بیٹے اونکے یا بھائی اونکے یا کنبے کے لوگ اونکے آخر
آیہ تک کہ سورۂ مجادلہ مین اسی کا مذکور ہے آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ اِنْتَھٰی یعنے منقول ہی ابو نصر بوسی سی کہ روایت کی قاضی ظہیر الدین خوارزمی
سے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی فعل حرام پس
اچھا کہا اوسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اوسی وقت بنا برا سکے کہ
اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہین ہوتا ہے وہ مومن
سب مجتہدون کے نزدیک اور قبول نہین کرتا اللہ تعالے عبادت اوسکی اور نابود
کرتا ہے اللہ تعالے تمام نیکیان اوسکی اور رجدی ہو جاتی ہے اوس سی بیوی اوسکی
پس اگر توبہ کی واجب نہین ہوتا قتل اوسکا والا ماری جاوے گردن اوسکی بسبب
فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مار ڈالو اوسکو پھر
اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کے اوسپر مکروہ ہے یہ قتل اور نہین آتا
اوسپر کچھ اور حمادیہ مین ہے بھی ہی فَاِنَّ صِحَّۃَ التَّصْدِیْقِ وَالْاِقْرَارِ بِالتَّوْحِیْدِ لَا یَکُوْنُ
مَعَ اِنْکَارِ شَیْءٍ مِنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رح فِی السِّیَرِ الْکَبِیْرِ مَنْ اَنْکَرَ
شَیْئًا مِنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حُکِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ اَسِفًا وَاسْتَمَعَ الصِّیَاحَ وَکَانُوْا یُرَقِّصُوْنَ
حَوْلَ الْعِجْلِ وَیَضْرِبُوْنَ الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِیْرَ فَقَالَ ھٰذَا صُوْرَۃُ الْفِتْنَۃِ یعنی
پس تحقیق صحت تصدیق اور اقرار ساتھہ توحید کی نہین ہوتا باوجود انکار کسی چیز کی
شرائع سی پس کہا محمد رح نی سیر کبیر اپنی مین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سی
پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لآ الہ الا اللہ کا منقول ہی کہ تحقیق موسی علیہ السلام جبکہ
پھرے یعنی کوہ طور سے غصہ ناک افسوس کرتے ہوی اور سنین آوازین اور تھے لوگ رقص
کرتے گرد گوسالہ کی کہ سامری نی بنایا تھا اور بجاتے تھے دف اور مزامیر پس فرمایا یہ صورت فتنہ کی ہی

۱۲ قولہ اقرار و تصدیق ایمان کے لئے کافی نہین ہے بلکہ ضروری ہے کہ ضروریات دین کا انکار نہ کرے

چاہینگے کرینگے عملی بدین خود موسیٰؑ بدین خود ہمپر حکومت تمھاری نہین ہوسکتی ہی تو ایسے
کلمات کہنے اور روی شرع شریف کے نہایت برے ہین اسلیے کہ حکم خدا و رسولؐ
کو رسمون کے مقابلہ مین سہل و سبک جاننا اور رسوم مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اوپر گناہون
اور بدعت اور ضلالت کی ہین محکم و مضبوط پکڑنا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح
دینی ہے پس اگر وہ اخیر عمر تک اسی طرح بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہی معاذ اللہ من ذلک کتاب
ذخیرہ مین ذکر کیا ہے وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَیْرِہٖ حُکْمُ الشَّرْعِ فِیْ ھٰذِہِ الْحَادِثَۃِ کَذَا
فَقَالَ ذٰلِکَ الْغَیْرُ مَنْ بِرَسْمِ کَذَا یَکْفُرُ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ یعنے جبکہ
کسے آدمی کسی سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اسطرح ہے پس کہے وہ شخص کہ مین
رسم پر چلتا ہون شرع پر نہین چلتا تو وہ کافر ہوجاتا ہی نزدیک بعضے مشائخ کے انتہی پس اوسکو
لازم ہی کہ جلدی توبہ کرے اور رسوم خلاف شرع سی باز آوی اور اگر توبہ نکی اور اوسپر اصرار
کیا اور یا اچھا جانا اوسکو پس کفر کیطرف کھینچ لیجاتا ہی چنانچہ فتاوے حامدیہ والی نے
رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کی سے کہ اوسمین نوادر برہانی سے لایا ہی نقل کیا ہے
حُکِیَ عَنْ اَبِیْ نَصْرِنِ الدَّبُوْسِیِّ عَنْ قَاضِیْ ظَھِیْرِ الدِّیْنِ الْخَوَارَزْمِیِّ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ
عَلَیْہِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّیَۃِ اَوْ مِنْ غَیْرِ الْمُغَنِّیَۃِ اَوْ رَاٰی فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ
فَیَحْسُنُ ذٰلِکَ بِاِعْتِقَادٍ اَوْ غَیْرِ اِعْتِقَادٍ یَصِیْرُ مُرْتَدًّا فِی الْحَالِ بِنَاءً عَلٰی اَنَّہٗ
اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ کُلِّ مُجْتَھِدٍ
وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی طَاعَتَہٗ وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ حَسَنَاتِہٖ وَبَانَتْ مِنْہُ
اِمْرَاَتُہٗ فَاِنْ تَابَ لَا یَجِبُ الْقَتْلُ وَاِلَّا یُضْرَبُ عُنُقُہٗ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ
مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ فَاِنْ قَتَلَہٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ کُرِہَ ذٰلِکَ

بیان ہوا اوسکا جو حکم شرع کا برخلاف رسوم ہو اور وہ رسوم باعث ہوتا ہے کفر کا اگر کوئی اوسکو فرض جانے یا واجب جانے یا سنت جانے یا مستحب جانے

یُوجِبُ اِحْبَاطَ جَمِیْعِ اَعْمَالِہٖ وَیَلْزَمُ اِعَادَۃُ الْحَجِّ اِنْ حَجَّ وَیَکُوْنُ وَطْیُہٗ مَعَ امْرَاَتِہٖ
زِنًا وَالْوَلَدُ الْمُتَوَلِّدُ فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ وَلَدُ الزِّنَا فَاِنَّہٗ اِنْ اَتٰی بِکَلِمَۃِ الشَّھَادَۃِ بَعْدَ
ذٰلِکَ بِحُکْمِ الْعَادَۃِ وَلَمْ یَرْجِعْ عَمَّا قَالَ اَوْ فَعَلَ لَمْ یَقَعِ الْکُفْرُ وَھُوَ الْمُخْتَارُ
یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی انمین سی خطا ہین ولیکن نہین
لازم کرتے کفر کو پس حکم کیا جاوی کرنیوالا اونکا ساتھہ رجوع کرنیکے طرف خدا کی اور استغفار کی
اور بعضی انسی مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی احتیاطًا اور ساتھہ توبہ کے
اور رجوع کیطرف اللہ تعالٰی کی اور بعضی انمین سی کفر ہین بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتی ہین
حبط کرنے اعمال اوسکے کو اور لازم آتا ہی اعادہ حج کا اگر کیا ہوا ہے اور ہوتی ہی صحبت کرنی
نجست ہونا ۱۲
اوسکی ساتھہ بیوی اپنی کی زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہی اس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہی پس
تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہی کلمہ شہادت کا بعد اسکی بسبب عادت کی اور رجوع نہین کرتا ہے
اوس چیز سے کہ کہی ہی یا کی ہی دور نہین ہوتا ہی کفر اوسکا اور یہی مختار ہی تمام ہوئی عبارت
اربعین کی پس عورتونکو چاہیے کہ جہان گانا بجانا وغیر ذلک رسمیات خلاف شرع ہون
وہان کی جانے سی احتراز کرین اور خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اونکو وہان کے جانی سے
اور عورتین فرمانبرداری کرین اونکی اور تابع رسم وآئین برادری کی ہرگز نہون کہ یہان
کی بدنامی سہل ہے ایسا کام نکرین کہ میدان محشر مین کہ اولین وآخرین سب وہان جمع ہونگے
ذلیل ورسوا ہون کتاب اربعین مذکورین لکھا ہی کہ اگر کوئی کہی کسیکو کہ ہماری تئین رسوم مروجہ
اس دیار کی سی چارہ نہین موافق شرع کی ہون یا نہون اسلیے کہ محفل شادی کی بدون
ان رسوم کی مثل رسوم محفل میت کی ہوتی ہے اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کی ہین شادی
ہو یا غم تمکو اختیار ہے کہ اپنے گھر مین جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر مین جو کچھ

بجائی جاتی ہین بغیر گانیکے مانند عود اور طنبور اور آلات سرود اور نقاری اور مزامیر کی اور مجاہد
سے منقول ہی کہ انھون نے کہا کہ سنی عبداللہ بن عمر نے آواز نقاری کی پس داخل کین دونون
اونگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے اور کہا اسی طرح دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ کرتے تھے اور روایت ہی محمول سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا سننا آلات لہو کا
یعنے باجونکا گناہ ہی اور بیٹھنا اوسپر فسق ہی اور لذت حاصل کرنی اونسی تبیل کفر سی ہی اور حامدیہ مین
کتاب ترصیع سی یہ نقل کیا ہی وَالْاَنْكِحَةُ الَّتِیْ تَنْعَقِدُ فِیْ مَجَالِسِ الْمَلَاهِیْ وَالْمَزَامِیْرِ
تَكُوْنُ مُخْتَلِفًا فِیْهَا بِوَجْهَیْنِ اَحَدُهُمَا یَفْسُقُ الْوَلِیُّ لِاَنَّهٗ هُوَ الَّذِیْ اَحْضَرَ الْمَلَاهِیَ
وَالْمَعَازِفَ وَاَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَاَعْطَی الْمُغَنِّیْنَ عَلٰی ذٰلِكَ الْاُجْرَةَ وَالثَّانِیْ اَنَّ الْحَاضِرِیْنَ
صَارُوْا فَسَقَةً لِاِسْتِمَاعِهِمْ ذٰلِكَ فَلَمْ یَبْقَ الْوَلِیُّ وَلِیًّا وَالْحَاضِرُوْنَ شُهُوْدًا
عِنْدَهٗ یعنے اور جونکاح کہ منعقد ہوتے ہین بیچ مجلسون آلات لہو اور مزامیر کے
اختلاف ہی اونکی صحیح ہونی مین دو سبب سے ایک تو یہ کہ فاسق ہوتا ہے ولی اسلیے
کہ وہ ولی خود لایا ہی آلات لہو و ساز گانیکے اور حکم کیا ہی لوگون کو ساتھہ مرتکب ہونے
اس امر کے اور دی ہے گانیوالون کو گانے پر اجرت اور دوسری یہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق
ہوے بسبب سننی اوس گانیکے پس نہ رہا ولی لائق ولایت کے اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی
دینی کے نزدیک شافعیؒ کی حاصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب مذکور سی نزدیک شافعی کی صحیح نہین ہوتا
پس نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبھونکی نزدیک درست ہو اور خزانۃ الروایۃ مین ظہیریہ سی منقول ہے
وَاعْلَمْ اَنَّ جِنْسَ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ ثَلٰثَةُ اَنْوَاعٍ مِنْهَا مَا یَكُوْنُ خَطَاً وَلٰكِنْ لَا یُوْجِبُ
الْكُفْرَ فَیُؤْمَرُ فَاعِلُهٗ بِالْاِنَابَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمِنْهَا مَا فِیْهِ اخْتِلَافٌ فَیُؤْمَرُ بِاسْتِجْدَادِ
النِّكَاحِ اِحْتِیَاطًا وَبِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَمِنْهَا مَا هُوَ كُفْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ وَاَنَّهٗ

تصحیح ہونے نکاح کے لیے سبب فسق

جَسَدِ الزَّوْجَةِ وَاَمْرُ الزَّوْجِ بِاَنْ یَّرْفَعَهٗ بِلِسَانِهٖ وَخُفُوْفُ النِّسَآءِ حَوْلَ الزَّوْجِ
وَالزَّوْجَةِ عِنْدَ الْخَلْوَةِ کُلُّهٗ مِنَ الْبِدْعَاتِ الْمُحَرَّمَةِ یعنے جائز نہین ہے
ضائع کرنا مال کا ساتھہ جلاذ بارود و کاغذ کے اور جائز نہین ہی سوار ہونا گھوڑون پر اور پھرنا
شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور نہو تم مانند اون لوگون کے کہ نکلے اپنے
گھرون سے ازراہ تکبر اور دکھانے لوگون کے اور جائز نہین ظاہر کرنا باجونکا اور ظاہر کرنا
تماشا تماشا کرنیوالون کا اور ڈھانکنا گھر کی دیوارونکا اچھے اچھے کپڑون سے زینت کی لیے
اور داخل ہونا اجنبی عورتونکا دولہہ کی پاس بعد فارغ ہونیکے نکاح سے اور جائز نہین ہی
کلام کرنا عورتونکا دولہہ سے اور ملنا دولہہ کی ناک اور کان کا اور رکھنا مصری کا دولہن کے
بدن پر اور حکم کرنا دولہہ کو یہ کہ اوٹھاوے اوسکو اپنی زبان سے اور جائز نہین ہی جمع ہونا عورتونکا
گرد دولہہ اور دلہن کے وقت خلوت کی یہ سب بدعات محرمہ سے ہین انتہی اور فتاوی کبری مین ہے
کہ بجانا نقاریکا اور سننا اوسکا حرام ہی اسلیے کہ یہ سب آلات لہو کی ہین مگر نقاریکا بجانا بیچ جہاد کی
درست ہی اسلیے کہ آواز نقارے سے غازی پراگندہ مجتمع ہوتی ہین پس اس مقام مین بجانا
نقاریکا عبادت ہی نہ معصیت انتہی اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ نقارے کے حکم مین ہی اسلیے کہ
یہ سب آلات لہو سے ہین اور حمادیہ مین ہے وَیُحْرَمُ اِسْتِعْمَالُ الْاٰلَاتِ الَّتِیْ تُطْرِبُ مِنْ غَیْرِ
غِنَآءٍ کَالْعُوْدِ وَالطُّنْبُوْرِ وَالْمِعْزَفَةِ وَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَعَنْ مُّجَاهِدٍ رض اَنَّهٗ
قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض صَوْتَ طَبْلٍ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ
وَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ وَعَنْ مَّکْحُوْلٍ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِیْ مَعْصِیَةٌ وَالْجُلُوْسُ
عَلَیْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْکُفْرِ یعنی اور حرام ہی استعمال اون باجونکا کہ خوشی کرنے

وَلَا اَنْ يَّلْبَسَ حَرِيْرًا وَّلَا اَنْ يَّخْضِبَ يَدَهٗ بِحِنَّاءٍ اَوْ رِجْلَهٗ یعنے جو کچھ حرام کیا گیا ہی بالغ
پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہی اوسپر کرنا اوسکا واسطے فرزند خورد سال اپنے کے پس نہین جائز ہی یہ کہ
پلا وی اوسکو شراب اور نہ یہ کہ پہنا وی ریشمی کپڑا اور نہ یہ کہ مہندی لگا وی اوسکے ہاتھہ مین یا پاؤن مین
انتہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ شراب یا اور نشے کی چیز بچے کو پلانی یا کھلانی جائز نہین جیسے یہان
بچے کو وقت ختنہ کے بھنگ پلاتی ہین یا معجون کھلاتی ہین یہ حرام ہی اس لیے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے اَلْخَمْرُ مُخَامِرَةُ الْعَقْلِ یعنے خمر وہ چیز ہی کہ ڈھانکے عقل کو اور آیا ہی کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنے ہر چیز
نشا کرنیوالی حرام ہی انتہی اور گناہ اسکا پلانے والے اور کھلانے والے پر ہوتا ہی چنانچہ تصاب الاحتساب مین آیا ہی
وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّخْضَبَ يَدُ الصَّبِيِّ وَرِجْلُهٗ بِالْحِنَّاءِ وَيُحَرَّمُ عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ
اَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْقَاهُ وَاَكَّلَهٗ یعنے جائز نہین ہی مہندی لگانی
لڑکے کے ہاتھہ اور پاؤن مین اور حرام ہی لڑکے پر پینا شراب کا اور کھانا مردار کا اور گناہ اوسکا پلانیوالے
اور کھلانیوالے پر ہے انتہی اور اور بری رسمین ہین سوار ہونا دولہہ کا گشت کی لیے ہمراہ براتیونکے
واسطے اظہار شوکت کے اور باجے بجوانی اور آتش بازی چھوڑنی اور ناچ و رنگ کرنا اور داخل ہونا
اجنبی عورتونکا دولہہ کے پاس اور کلام کرنا اوس سے اور رسمین خرافات وہان جاکر کرنی چنانچہ
مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بیان رسومات ممنوعہ نکاح کے لکھا ہے وَلَا يَجُوْزُ تَضْيِيْعُ
الْمَالِ بِاِحْرَاقِ الْبَارُوْدِ وَالْكَاغَذِ وَرُكُوْبُ الْخَيْلِ وَالطَّوْفُ بِالْبَلَدِ مِنْ غَيْرِ
حَاجَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ
النَّاسِ وَاِظْهَارُ الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاهِيْ وَاِظْهَارُ لَعِبِ الْاَعِبِيْنَ وَسَتْرُ حِيْطَانِ
الْبَيْتِ بِالثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ تَزْيِيْنًا وَدُخُوْلُ النِّسَآءِ الْاَجْنَبِيَّاتِ عَلَى الزَّوْجِ بَعْدَ الْفَرَاغِ
مِنَ الْعَقْدِ وَكَلَامُهُنَّ مَعَهٗ وَمَسُّ اَنْفِهٖ وَاُذُنِهٖ وَوَضْعُ السَّبَاتِ عَلٰى

اور یہ بھی رسوم گبرون سی ہی اور مشابہت چار پایون کی ساتھہ رکھتا ہی چھٹی یہ کہ وقت جلوہ کے
سُرخ ڈورا لاتے ہین اور دولھہ کے گلے مین ڈالتے ہین اور شاطہ تخت پر لٹا کر ہر ایک عضو کو
اعضاے دولھہ سی بلکہ اوسکے ستر کو بھی ناپتی ہی اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین ان
افعال مین سب ملعون ہوتی ہین ساتوین یہ کہ گالیان مسجع دیتی ہین تا آنکہ اہانت مسجد اور
محراب اور شملہ اور دستار کی کرتی ہین اور اہانت ان چیزونکی کفر ہی آٹھوین یہ کہ دولھہ گرد دولھن کے
سات بار پھرتا ہی اور یہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر ہی اسمین نوین یہ کہ فرج عورت کی شربت سی
دھوتی ہین اور دولھن اسمین پیشاب بھی کر دیتی ہی اور دولھہ کو پلاتی ہین اسمین بھی خوف کفر کا
ہے دسوین یہ کہ سرمہ سیاہ سی یعنی کاجل سی مرد کو زینت دیتی ہین یہ بھی باتفاق مکروہ ہی
اگر کہین کہ یہ ایک راہ و مذہب ہی تو کافر ہون گیارھوین یہ کہ دولھہ کو طوق نقرہ اور بعضونکو
لباس عورتونکا پہناتی ہین یہ بھی بدعت سیئہ ہی تمام ہوئی عبارت سید آدم کی اور رسم آرسی
مصحف کی کہ مروج اس دیار کی ہی شریعت محمدیہ مین کچھہ اصل اوسکی کسی کتاب مین دیکھی نہین
گئی ہے وہ بھی بدعت ہی کہ ترک اوسکا انسب و الیق ہی اور اور بری رسم ہی دولھہ کو سرخ کپڑے پہننے
کہ مردونکو لیی سرخ رنگ پہننا حرام ہی منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نے اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَةَ
فَاِنَّهَا مِنْ زِیْنَةِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحِبُّ الْحُمْرَةَ یعنی بچو تم سرخ رنگ سی اسلیے کہ وہ زینت
شیطان سی ہی اسلیے کہ تحقیق شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو اور اور بری رسم ہے ریشمی
کپڑا پہنانا دولھہ کو اور لڑکی خورد سال کو بھی اور مہندی لگانی دولھہ کی ہاتھہ مین یا پاؤنمین
اس لیے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزئین کے جائز نہین ہی مرد کو اگرچہ
خورد سال ہو شادی مین ہو یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ و نظائر مین لکھا ہی مَا حُرِّمَ عَلَی
الْبَالِغِ فِعْلُهٗ حُرِّمَ عَلَیْهِ فِعْلُهٗ لِوَلَدِهِ الصَّغِیْرِ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّسْقِیَهٗ خَمْرًا

کہ اوسکو کنگنہ کہتی ہین یہ فعل مشتمل دو پر بہت سی بدعتون اور گناہون کے ہی اعلی اونکا یہ ہے
کہ یہ طریقہ ہنود کا ہی اور تشبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہی یا گناہ کبیرہ اور اسی کتاب کی فصل مذکور مین ہے بھی
ہی کہ دور العل باندھنا دولھہ کی ہاتھہ مین رسم گبرون کی ہی خوف اسکا ہی کہ کافر ہو اور منافع المومنین
مین لکھا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ ٹھیلیون پر پھول باندھتی ہین اور صندل ملتی ہیں مشابہ
گبرون کے ساتھہ ہوتی ہین اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تھوڑیسی سرسون
اور اسبند لتہ مین باندھتی ہین اور اوسکو کنگنہ کہتی ہین اوسکو دولھہ کی ہاتھہ مین باندھتے ہین
یہ صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا ہی اور سید آدم بنوری رح فی اپنی کتاب مین کتاب
علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر کا ہے
اور بعضی بدعت ہین پس جو کوئی کہ وہ رسمین بجالاوی علاقۂ زوجیت کا درمیان مین سی برطرف
ہوجاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا نہین ہوتا ہی اور فرزند اوس نکاح سی کہ پیدا ہوتا ہی نسب
اوس فرزند کا ثابت نہین ہوتا اگر ثابت ہو ساتھہ حرام زادگی کی منسوب ہو ایک تو کنگنہ باندھنا
کہ یہ کفر صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جکوہ دیتی
ہین کہ مشتمل دو پر طرح بطرح کی فضیحتون اور رسوائیون کی ہی اور تیسرے یہ کہ دولھہ کی سر
مان اور بہنین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولھن کی سر پر دستار رکھتی ہین جان کہ اس
فعل سی دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت خدا کی
اوس مرد پر کہ اپنی تئین مشابہ عورتون کی کری اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنی تئین مشابہ مردونکی
کری اور چوتھی یہ کہ انگوٹھا دولھن کا دودھ پانی سی دھوتی ہین اور دولھہ کو پلاتے ہین یہ بھی
رسوم گبرون سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور پانچوین یہ کہ ڈلیان مصری کی عورت
کے بدن پر رکھتے ہین اور مرد اوسکو اپنے منہ سے اوٹھاتا ہے ان افعال مین فاسق ہوتی ہین

کہ بہت رسمین کافرون اور فاسقون کی ہین اونسے بھی ہمکو جیسے بندھن وار باندھنا اور منڈھا
باندھنا اور نوٹونی کا لونا بھرنا نیچے منڈھی کے اور تیل چڑھانا اور رنگ اور اوبٹنا کھیلنا اور کنگنہ
باندھنا اور دولھہ دولھن کی محبت کے لیے رسمین معلومہ کرنین اور وقت لانے دولھن کے بیڈھا یا مرغا
ذبح کرنا اور گودی بھرنی اور سوای اونکی رسمین بُری برتنی پرہیز کرے اونسے کہ اکثر جہیز ونمین خوف
کفر کا ہی عیاذاً باللہ منہ آربعین مسائل مین لکھا ہی کہ سہرہ کہ تار نقرہ وطلا کا ہو مردونکو اصلاً جائز نہین
اسلیے کہ استعمال طلا کا مردونکی لیے مطلقاً حرام ہے اور استعمال نقرہ کا مثقال سے کم واسطے
چھاپ کی مردونکو جائز ہے جیسے کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نی واسطی تیار
کرنے چھاپ کی پوچھا کہ یارسول اللہ کس چیز سی بناؤن مین چھاپ فرمایا چاندی سی اور تمام نکراو سکو
بقدر مثقال کی یعنی کم ایک مثقال سی ہو انتہی اور سوای چھاپ کی استعمال چاندی بھی مردونکو
درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور عورتونکو استعمال دونونکا جائز ہی مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال
عورتونکو بھی مکروہ ہی بسبب مشابہت کفار کی اور مشابہت کفار کی حرام ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ اونہین مین سے
ہی انتہی اور سہرہ پھولونکا بھی بسبب مشابہت کفار کی جائز نہین بلکہ ہار اور پھول کہ دولھا اور دولھن
کے سر پر وقت نکاح کی یا بعد اوسکی باندھتی ہین بدعت ہی اور مشابہت ساتھہ گبرونکی اور مشابہت
کافرون اور گبرون کی سے احتراز لازم ہی چنانچہ بیچ کتاب مرآۃ الصفا کی کہ بطور فتاوی کے ہے
لکھا ہی کہ پھول اوپر سر دولھہ کی باندھنی اور دستار چہ یعنی پٹی تامی یا مانند اوسکی کے سر پر رکھنی
بدعت ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ رسم گبرون کی ہی انتہی اور کنگنہ باندھنا دولھا اور دولھن کے
ہاتھہ مین بھی رسوم کفار سی ہی چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المومنین
سی نقل کیا ہی کہ ایک قوم کی یہان رسم ہی کہ تھوڑیسی سرسون اور اسبند نیلہ کپڑی مین باندھتی ہین

اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْہَا وَقَالَ یَا اَسْمَآءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ تَصْلُحْ اَنْ یُّرٰی مِنْہَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ یعنی اسماء حضرت ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اونپر کپڑے باریک تھے پس مُنہ پھیر لیا حضرتؐ نے اونکی طرف سے اور فرمایا کہ اے اسماء تحقیق عورت جبکہ پہونچے حد بلوغ کو نہین درست یہ کہ دیکھا جاوے اوس سے مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف مُنہ اور ہتیلیون اپنی کے اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن باریک کپڑے مین سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکھتا ہے اور کتاب شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اوسمین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتا ہے کہ کہا اوسنے دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَآئِشَۃَ وَعَلَیْھَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَآئِشَۃُ وَکَسَتْھَا خِمَارًا کَثِیْفًا یعنی آئی حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی حضرت عائشہؓ کی پاس اس حال مین کہ اوسکے سر پر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑ ڈالا اوسکو حضرت عائشہؓ نے اور اوڑھائی اوسکو اور بھی سفت پس ان حدیثونسے معلوم ہوا کہ عورتکو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن ڈھکا رہے اور کچھ کھلا درست نہین ہے سوا چہرہ اور دونون ہتیلیون اور دونون پنجونکے اور باقی بیان ستر کا انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے باب مین ہوگا اور اور بُری رسم ہے لڑکے کو ریشمی کپڑے پہنانے اور سونا چاندی پہنانا اور پٹے وغیرہ رکھنے اور افیون کھلانی اور اخیر کی دو چیزین لڑکے کی لیے بھی منع ہین اور لڑکی کی لیے بھی اور اوپر کی چیزین لڑکونکی لیے نہین درست اور لڑکی کی لیے درست ہین اور منع ہونا انکا حدیثونسے ثابت ہے بخوف درازی کے حدیثین نہین نقل کین اور شاید ہین

تا دیکھین لوگ منہ اونکی مائل ہونگی یعنی لٹک چال چلین گی کجرو ہونگی عفاف سے یعنی پارسا نہین
ہونگی یا میل کرنیوالیان ہونگی یعنی آپ بھی رغبت کرینگی مردونکی طرف سراونکی مانند کوہان بختی
اونٹونکی ہونگی ایکطرف جھکی ہوی یعنی جیسی بعضی بانکی عورتونکی سرون پر جوڑی بالونکی ہوتے ہین نہین
داخل ہونگی وہ جنت مین اور نہین پاوین گی وہ بوجنت کی حالانکہ تحقیق بو اوسکی البتہ پائی
جاوے گی اتنی اتنی دور سے یعنی پانسو برس کی راہ سے پس خیال تو کرو ای بیبیون کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی برائی اور عذاب بیان فرمایا ہی عورتون کو باریک
کپڑے پہننے والیون اور بدوضعون کی لیے حیف ہی کہ بیبیون کی بدوضع ہونیکے لیے دوزخی
بنین اور جنت سے محروم رہین اور گنہگار جاوین فاحشون مین کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے مَنْ تَشَبَّهَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو مشابہت کرتا ہی کسی قوم کی پس وہ اونھین مین ہی اصل اس لباس
کی کسی فاحشہ نے نکالی ہے اونکو وضع اوسکی پسند آئی یہ بھی اونہین کے ساتھہ شریک ہوئین
اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتے ہین اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِقَبَاطٍ فَاَعْطَانِیْ مِنْهَا قُبْطِیَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا
قَمِیْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ اِمْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ
تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا یَصِفُهَا یعنی لائی گئی حضرتؐ کی پاس کپڑے مصر کے باریک پس دیا مجکو اونمین
سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے پس قطع کر ایک کا اونمین سے قمیص
اور دے دوسرا اپنی بیبی کو تاکہ اوڑھنی بناوی اوسکی پس جبکہ پیٹھہ پھیری دحیہ نے فرمایا آنحضرتؐ
نے اور حکم کر اپنی بیبی کو یہ کہ لگالیوے اوسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اوسکے بدن کو یعنی
وہ کپڑا باریک تھا کہ اوسمین سے معلوم ہوتا تھا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرتؐ نے فرمایا کہ
اسکے نیچے اور کپڑا لگا تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالون کا اور روایت مین آیا ہے

رواہ ابوداؤد

اور دھڑی جو ایسی ہو کہ مُنہ بند کیے سے معلوم ہوتی ہو اور رہو پڑی جبی اوس سے وضو بھی نہین ہوتا
کیونکہ مُنہ بند کیے پر جتنا ہونٹ باہر رہے وہ جزو ہے مُنہ کا پس جس صورت مین کہ بسبب پڑی مسی
کے اوتنی ہونٹھ پر پانی نہ پہونچا تو جز مُنہ کا خشک رہا پس وضو کہان ہوا جب وضو یا غسل نہوا
نماز کیونکر ہوگی کہ طہارت شرط ہے نماز کی پس اس سے بھی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہے کہ فرط
سے زینت کی یہ نماز کو برباد کر کر مستحق عذاب کی ہون اسیطرح تنگ تنگ چوڑیونکی پہنے سے کہ جس سے کچھ
ہاتھ خشک رہجاوے یا تیمم کرنے مین ہاتھ دوسرے ہاتھ پر کہین نہ پہونچے تو وضو اور تیمم نہین
ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو نماز کہان ہوئی اور بُری بات ہے عورتونکی حق مین یہ
کہ باریک کپڑے پہنکر مردون کی اور کافر و فاسق عورتونکی سامنے بے ستر ہین کہ فرمایا ہے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ
الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ
كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ
مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا یعنی دو گروہ کہ دوزخیونسی ہین نہین دیکھا مینے اونکو یعنی بعد میرے پیدا ہونگے
ایک اونمین سے وہ ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے ہونگے جیسے دُمین گایون کی مارینگے اون سے
لوگونکو یعنے ناحق از راہ ظلم کے اور دوسری وہ عورتین کہ ننگی ہونگی کپڑے ظاہر مین اور ننگی
ہونگی حقیقت مین یعنی بعض بدن اونکا ڈھکا ہوگا اور بعض کھلا واسطے اظہار جمال کے جیسے کہ
دوپٹا بیٹھے پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہہ شہوت کی ہین برہنہ رکھتی ہین یا پہنینگی
باریک کپڑے کہ بدن اونکی اونمین سے معلوم ہوتی ہونگی پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن
ننگی ہونگی حقیقت مین یا پہنینگی لباس فاخرہ اور ننگی ہونگی لباس تقوی سے کہ آخرت مین بسبب
تقوی کے لباس بہشت کی پہنینگی رجھانیوالی ہونگی لوگونکو یا اوڑھنیان سر پر سے اوتار ڈالینگی

اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اوپر دشمن انتہی یہ حدیث مشکوۃ کی باب تغیر
الناس مین ہے اور بری بات ہی نامحرم کی سامنے ہونا اور کلام کرنا اوس سی اور نامحرم وہ ہی کہ جسسی
نکاح کرنا جائز ہو پس دیور اور جیٹھہ اور بیٹی چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی اور بہنوئی وغیر ذلک
بھی نامحرم ہین انسی پردہ کرنا ضرور ہی اور ایسی ہی غلام بھی مذہب حنفی مین اجنبی ہی محرم نہین اوس سے
بھی پردہ کری مثل اور اجنبیونکی اور بری بات ہی خاوند کا مال بیجا صرف کرنا پس ان چیزونسے
پرہیز کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہی اس حدیث مین
قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَ
تُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَلَا فِیْ مَالِہَا بِمَا یَکْرَہُ یعنی عرض کیا گیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے
خاوند کو جبکہ دیکھے اوسکو اور فرمانبرداری کرے اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت کرے
یعنے نہ خیانت کرے اوسکی بیچ نفس اپنی کے اور مال اپنی کے ساتھہ اوس چیز کے کہ ناگوار ہو
خاوند کو اور بری بات ہی ناپاک رہنا اور غسل نکرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسی بعضی عورتونکو عادت ہی
کہ اگر صبح کو نہانیکی حاجت ہو تو نہاوینگی نہین بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرینگی
سبحان اللہ عین بیحیائی کو میاجانتی ہین کہ اپنی ناپاکی حقیقی کی شرم نہین کرتین اور لوگونسے
شرم کرتی ہین بہت بری بات ہی یہ اور بری بات ہی ننگے نہانا گھر والون کی سامنے اور ایک
پایخانہ مین کئی کئی عورتونکو ملکر بیٹھنا کمال بیحیائی کی بات ہی ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک عورت ہی
بھی آپسمین ستر کا چھپانا واجب ہی اس بات کو سہل و سبک جاننا بہت ہی برا ہی خوف کفر ہے
اسمین عیاذاً باللہ بڑا حیف ہی کہ اس سی عورتین ایسی غافل ہین کہ پروا بھی نہین کرتین اور
بری بات ہی مسی کی رنج اور ہڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکے نیچے نہ پہونچے کہ غسل ہی نہین ہوتا

اونکو ترک کرے کہ دنیا چندروزہ ہی اور وہان کوئی کام نہ آویگا نہ ماں نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بچے
نہ اور کوئی پس کمال اقتضا غفلت ہی کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو برباد کری کہ کلام اللہ اور
کتابین حدیث وغیرہ کی بھری ہین اسکی برائی مین چنانچہ حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ
فرماتے ہین کہ لوگ اس شرک سی غافل ہین کہ اپنی خواہش نفسانی کی تابع ہورہی ہین جیسی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ یعنی کیا دیکھا تو نی اوسکو کہ پکڑا ہی اوسنے اپنی خواہش
نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجیو کہ آپ نی مطلق خواہش نفسانی کی پیروی کو شرک گناہ جائیکہ
صریح شرک ہو اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف کی مین فتاوی عالمگیریہ جیسی
بتفصیل لکھی ہین پرہیز کرے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ لائق ہی مسلمان کو یہ کہ زیادہ کری
اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہ سبب ہی بچنے کی ورطہ شرک و کفر سی بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِمَا لَا اَعْلَمُ کذا فی الخلاصۃ اور بری بات زناکاری ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِیْلًا یعنی پاس بھی نہ پھٹکو زنا کی کہ بلاشبہ وہ ہی بیحیائی اور بری راہ
اور حضرت ابن عباس رض سے منقول ہی کہ فرماتے ہین وہ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّآ اَلْقَی
اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا
نَقَصَ قَوْمُ الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ الْحَقِّ اِلَّا فَشَا
فِیْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ یعنی نہین ظاہر ہوتی
خیانت کسی قوم مین مگر ڈالتا ہی اللہ اونکے دل مین خوف اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر
کہ کثرت ہوتی ہے اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر قطع
کیا جاتا ہے اونسی رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کی مگر کہ پھیلتا ہی اونمین کشت و خون

تو یہ بندہ شریک کارخانۂ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ
کہو حق تعالیٰ اسکے عمل مین لاتا ہے جیسے کہ دنیا مین صاحب خانہ کو خاطر داری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہے اور اسلیے
اہل دنیا متجسس رہتے ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکی گھر مین کہ آتی ہین اوس سے حل
مشکلات اور حاجت روائی ڈھونڈھتے ہین اور ساتھہ اسی خیال فاسد کے کہ بیچ حق بندگان خدا کے ساتھہ
خدا کے ہم پہونچاتی ہین بیچ ورطۂ پیر پرستی اور گور پرستی کے پڑتے ہین اور اس حادثہ مین جن اور آدمی
دونو شریک ہین انتہی اور مائۃ المسائل مین لکھا ہے کہ شرک شرع مین بمعنی کفر کے بھی استعمال
کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ ترجمۂ مشکوٰۃ مین لکھا ہے کہ اشتراک باللہ شریک کرنا ہے ساتھہ
خدا کے وجود مین یا عبادت مین اور مراد شرک سے کفر ہے جسطرح کا ہو انتہی اور خیالی حاشیۂ شرح
عقائد کی مین لکھا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ای یکفر بہ اور
کفر کو ساتھہ شرک کی تعبیر کیا اسلیے کہ کفار عرب تھے مشرک انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ باتین بھی
کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی رکھنی بچونکی سر پر یا بدھی یا بیڑا پہنانا اس نیت سے
کہ اس سے عمر دراز ہوتی ہے یا گنج بھرنا یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سے یا دال نہ بھگونی یا چرخہ
نہ کاتنا یا چارنڈا النا بعد کسیکے مرنیکے یہ جانکر کہ انسے کوئی اور بھی مر جاویگا یا ایک رنگ کا کپڑا
وغیرہ پہننا ترک کر دینا یہ جانکر کہ ہمارے بزرگ اسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی اسکو پہنیگا خواہ مخواہ
ضرر اوسکو پہونچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ کو ماننا اور اوس سے خبر غیب کی
پوچھنی اور اوسکو حاجت روا جاننا اور اسیطرح اگر بزرگونکو حاجت روا جانکر منتین اونکی ماننی اور
شگون بد کو موثر جاننے یعنی مثلاً اگر بلی راستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوئی وغیر ذلک تو جس کام کو
چلے تھے وہ نہین ہونیکا یہ سمجھنا قبیل طیرہ کے سے ہے کہ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے الطیرۃ شرک یعنی شگون بد لینا شرک ہے غرضکہ جو شرک اور کفر کی باتین ہین

۱۱ جو بھی اوسپر اور اوسکے نام کی نیاز دیوے
۱۲ خواہ یہ سمجھکر ہین کہ اسکے ہاتھہ مین نفع یا نقصان ہے یا جانے
لیکن اعتقاد ہمکو دل مین رکھنا ہے بہر صورت شرک ہے

اوامر اور نواہی اللہ کے پس اگر عورت شرک و کفر کرتی ہی اور خاوند منع کرے تو اوسیوقت کہنا اوسکا
مانے اور توبہ اوس سے کرے اور نکاح پھر کر کرے کہ شرک و کفر سے نکاح جاتا رہتا ہی اور کفر لازم
آتا ہے اللہ و رسول کے نہ ماننے سے یا اون کی حقیر جاننے سے یا اونکی بے ادبی کرنے سے
یا اونکے احکام و خبرون کے نماننے اور جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اونکو اور شرک کے
معنے جو اگلے علمانے بڑی بڑی کتابون مین لکھی ہین اوسکا حاصل ہو لا نا حضرت شاہ عبدالقادر علیہ
الرحمہ نے ترجمۂ قرآن مین کئی جا نقل کیا ہے چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا عوام اچھی طرح
سمجھ لین سورۂ بقر مین بیچ فائدہ آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کے یہ لکھا ہی اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا
نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانی مثلاً کسیکو سمجھی کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہی
یا وہ جو چاہی سو کر سکتا ہی یا ہمارا بھلا برا کرنا اوسکی اختیار مین ہی اور اللہ کی تعظیم اور پرستش کری
مثلاً کسیکو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگی اوسکو مختار جانکر اور بیچ ترجمۂ سورۂ بنی اسرائیل
کے تفسیر آیہ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ الخ مین لکھا ہی کہ مال مین ساجھا یہ کہ بتونکی نیاز اپنے مال مین
فرض سمجھتے ہین اور اولاد مین یہ کہ ایک کو بتاتے ہین فلانی نے بخشا ہی دوسرا فلانی کا بخشا اور سورۂ
نحل کے ترجمہ مین لکھا ہی کہ مشرک کہتے ہین مالک اللہ ہی ہے پر یہ لوگ اسکی سرکار مین مختار ہین
اسواسطے انکو پوجیے سو یہ غلط ہی جو لوگ پوجتے ہین بزرگونکو وہ بزرگ بیگناہ ہین ایک شیطان اپنا
نام رکھکر آپکو پوجواتا ہی انتہی اور اسی طرح مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے بیچ تفسیر سورۂ جن کے آیۃ
كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا کی تفسیر مین لکھا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ کوئی اس بندی سے
یعنی آنحضرت سے طلب فرزند کی کرتا ہی اور کوئی طلب روزی کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی وغیر ذالک
اور بسبب اس ہجوم کی اوسکی اوقات کو بھی منغص کرتے ہین اور آپ بیچ ورطۂ شرک و کفر کے گرفتار
ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جب نور الہی اس بندیکے دل مین آیا بسبب کمال ذکر و عبادت کے

ای بکثرۃ ۱۲

تو بازرہی اونسی اور بُری باتین بہت ہین سب سی بُری بات شرک وکفر ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ یعنی شرک البتہ براہی ظلم ہی اور فرمایا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ یعنی جن لوگون نی کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتونکو وہ دوزخ کی رہنے والے ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوۃً مَكْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃً مَكْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ یعنی روایت ہے معاذ سی کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ساتھہ دس باتونکی فرمایا نہ شریک کر تو ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور فرمانی ماں باپکی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو نکلجانیکا اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً اسلیے کہ تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد و امان اللہ کا اور نہ پیا شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہے ہر برائی کا اور بچا تو اپنی تئین گناہ سی اسلیے کہ تحقیق گناہ سی غضب الٰہی نازل ہوتا ہے اور بچ تو بھاگنی سی جہاد مین سی اگرچہ ہلاک ہون لوگ اور جبکہ پہونچے لوگون کو موت یعنے قحط یا وبا اور تو اونمین ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنا اور نہ اونسے عصا اپنا واسطے تادیب کے یعنے تنبیہ کر تا رہ امور شرعیہ پر اور ڈرا اونکو یعنی بیچ مخالفت

اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہوگا اونکے لیے بلکہ بُرا ہوگا اونکے لیے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاویگا
وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنے اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین
خرچ کرتے ہین خزانہ اللہ کے بیچ راہ خدا کی یعنی زکوۃ وغیرہ نہین ادا کرتے پس خبر دی
اونکو عذاب دردناک کی اوسدن کہ گرم کیے جاوینگے وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی
اونسے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکی اور کہا جاویگا اونکو کہ یہ وہی تو ہے کہ جمع کیے تھے تم اپنے لیے
پس چکھو تم بدلا اوس چیز کا کہ تھے تم جمع کرتے اور خوبی زکوۃ کی جابجا آئی ہے منجملہ اوسکے
ایک یہ آیۃ ہے آخر سورۂ روم مین وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ یعنے اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوۃ سے چاہتے ہوا وس سے خوشنودی اللہ
تعالی کی پس وہی لوگ بڑھانیوالے یعنی ثواب و مال کے ہین اور اسیطرح اگر حج فرض کو کہے
تو تابعداری اوسکی کرے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّ
رَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا
یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہونچاوے اوسکو طرف بیت اللہ کے اور حج نکرے پس نہین ہے
تفاوت اوسپر آیین کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کہے تو کہا مانی اوسکا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے
ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر یہ چند چیزین بطریق مثال کے لکھی گئی ہین حاصل یہ کہ جو ضروری
اور مباح چیزونکی کرنیکو خاوند کہے بدل و جان قبول کرے اونکو اور اگر بری باتون سے منع کرے

یعنی خرچ اور سواری کا ۹۲

کرنیکو کہو تو نہ کہا ماز اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ یعنی نہین ہی تابعداری کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری یا مباح بات کرنیکو کہی یا بُری بات سی منع کرمی تو تابعداری اوسکی بدل وجان کری مثلاً خاوند نماز پڑھنی کو کہی تو بجالاوی حکم اوسکا کیونکہ اوسکی ترک کرنیمین بڑا گناہ لازم آتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ كَفَرَ یعنے جسنے نماز جھوڑی قصداً پس تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کے روزہ رکھنی کو کہی تو اوسمین بھی اطاعت اوسکی کری کیونکہ اوسکی ترک کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ یعنی جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت و بغیر مرض کی تو اوسکی بدلی اگر تمام زمانہ بھر روزی رکھیگا تو اوسکی فضیلت کو نہین پانیگا یا اگر زکوۃ اسپر فرض ہی اور خاوند زکوۃ دینی کو کہی تو فرمانبرداری کرے اوسکی کیونکہ زکوۃ کی ندینے سی بُرا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ یعنی جسکو اللہ نے مال دیا اور اوسنے زکوۃ اوسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کی مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالے سانپ کے کہ گرپڑی ہونگی بال اوسکی سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کی اوسکی آنکھو نیز دو نقطے سیاہ ہونگی کہ بُرا سانپ ہوتا ہی وہ مانند طوق کے زکوۃ نہ دینے والی کے گلیمین جمٹیگا پھر اوسکی باچھین پکڑیگا پھر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون مین خزانہ تیرا ہون پھر واسطے سند کے حضرتؐ نے آیہ کلام اللہ کی پڑھی اور نہ جانین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے

۱۲ ع سفر و غیرہ سے کہ رخصت شرعی ہی بدون

کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہو گی بہشت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَلْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ
مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ یعنے عورت جبوقت کہ پانچون وقت کی نماز پڑھے اور ماہ
مبارک کا روزہ رکھے اور بچاوے اپنے ستر کو یعنے حرامکاری سے اور فرمانبرداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا
درجہ ہوگا اوسکا کہ داخل ہو گی بہشت مین جس دروازے سے چاہیگی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ یعنے جبکہ
بلاوے مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لیے پس چاہیے کہ آوے اوسکے پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنے
کار ضروری کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُؤْذِی امْرَاَۃٌ زَوْجَہَا
فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ہُوَ عِنْدَکِ
دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا یعنے نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو
دنیا مین مگر کہتی ہے جنتی بیوی اوسکی کہ حور بڑی آنکھون والی ہے نہ ایذا دے تو اسکو ماری تجکو اللہ پس
سوا اسکے نہین کہ وہ تیری پاس مہمان ہے قریب ہے یہ کہ جدا ہو کر تجھسے آویگا ہماری پاس اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ لَہُمْ صَلٰوۃٌ وَلَا تَصْعَدُ لَہُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ
حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْہِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْہَا زَوْجُہَا
وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ یعنے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑھتی اونکی
کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر کر آوے اپنے آقاؤن کی پاس اور اطاعت کرے
اونکی اور دوسرے وہ عورت کہ خفا ہوا وسپر خاوند اوسکا یعنے بشرطیکہ حق پر خفا ہوا اور تیسرے
نشے والا یہانتک کہ ہوشیار ہو پس بیبیون کو چاہیے کہ ان حدیثون کے معنون مین غور
کر کے اپنے خاوندونکی تابعداری کرین اور تابعداری مین یہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکھین کہ اگر خاوند بری بات

رواہ الطبرانی فی الصغیر والحاکم ۱۲
رواہ البزار ۱۲
رواہ الترمذی و ابن ماجہ ۱۲
رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲

جو بیبی اوسکا خاوند اوسسے راضی ہو داخل ہو گی بہشت مین جس دروازے سے چاہیگی

کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ دوزخ کو پس روئی میں پس آیا یاد کرو گے تم اپنی اہل کو دن قیامت کے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہیں یاد کرنیکا ایک تو نزدیک میزان
کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری دوسری وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہانتک کہ
جانے کہ آیا دائیں ہاتھہ میں ملتا ہے نامۂ اعمال یا بائیں ہاتھہ میں پیٹھہ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنیکے پل صراط
پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا یشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ میں ابوداؤد سے نقل کی ہے پس غرض ان
تمام مضامین کے لکھنے سے یہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال میں فرمانبردار اللہ تعالیٰ کا اور اوسکے رسول
مقبول کا ہونا چاہیے تا بیڑا پار ہو اور موافقت زوجین کی لیے بھی یہ عمل کسیر اعظم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی بلاشک جو لوگ ایمان لائے
اور عمل اچھے کیے پیدا کریگا واسطے اونکے خدا تعالےٰ دوستی کو یعنی باہم گرد دست ہونگے پس بعضی ہویان
عمل جب کی تلاش رکھتی ہیں اور بعضے مرد ڈھونڈھتے پھرتے ہیں ایسے اعمال کو کہ بیوی تابعدار ہو اور محبت
رکھے یہ عمل کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالےٰ کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اسکے حق میں کمی ہر کہ شک آرکا نگردد
تو بجا ہے تمت بالخیر الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب اللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا

باب پہلا بیچ حق خاوندون کے بیویون پر

بیویو کو کمال اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندون کی کہ انکا بڑا حق ہے اوپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا
یعنی اگر میں حکم کرتا کسی کو کسیکے سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا میں عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو یعنے
سجدہ کرانا کسیکے لیے درست نہیں سوائے ایک پروردگار کے اگر درست ہوتا کسیکے لیے تو بیوی کو حکم ہوتا
کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا حق ہے اسکا اوسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایما امرأۃ ماتت وزوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ یعنے جو عورت مرے اس حال میں

باب پہلا
حدیث ۱ حدیث ۲ رواہ الترمذی ۱۲ رواہ ابن ماجہ ۱۲

استباحت کا ہو اور یہ معنی نادر الوقوع ہی از روی احادیث و آیات کی بیچ تحقیق استباحت کے اسیقدر کافی ہی
کہ مذکور ہوا انکار ورد و حرمت اوسکی کا شرع مین ساتھہ دل یا زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی
یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین واسطے مصلحت عام کے تارسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتھہ
اور قبح کے نہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطے ترہیب اور تخویف کے وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہی والا فی
نفسہ یہ فعل کوئی وجہ قبح کی نہین رکھتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکھنا چاہیے
کہ بیچ فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کی کام مین آویگا انتہی پس اے بھائیو سرکشی کو چھوڑو اور
اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنے رب کے سامنے کھڑی رہنے سے اور بچو گناہونسے اور تیار کرو توشہ
آخرت کا اپنے لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنے
جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھہ پیروی کرنے شہوات کے پس تحقیق جہنم ٹھکانا اوسکا ہے
اور جو کوئی ڈرا کھڑی رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی سے پس تحقیق ٹھکانا
اوسکا جنت ہی انتہی اسکی تفسیر جلالین مین یہ لکھی ہے کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ گناہگار دوزخ مین ہوگا اور
مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور کسی کے خاطر گناہ مین نہ گرفتار ہو کہ روز آخرت کی کوئی کسیکے
کام نہین آنیکا جیسے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَ
اَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ یعنی پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا
جبدن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندونسے ہر آدمی کے لیے
اونمین سے اوسدن ایک حال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو حال غیر سے یعنی ہر شخص اپنے اپنے حالین گرفتار ہوگا
کہ کوئی کسیکی طرف متوجہ نہین ہونیکا انتہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اونھون نے
ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور رونین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے رلایا تجکو

کہ جن جن چیزونکی یعنی پیدا کیا گیا ہی استعمال مین لانا وی اور عمل حرام ولا یعنی سی باز رکھی تمام ہوا کلام
صاحب مغنی کا پس ہر شخص کو چاہیی کہ ان مضامین مین غور کر کر اتباع سنت ہر حال مین اپنے لازم کری
اور کفر اور شرک اور بدعتون اور گناہونسی پرہیز کری اور کفر و گناہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانی
اور نہ اور کی کرنے پر راضی ہو کہ ملا علی سح نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ فَمِنْہَا اِسْتِحْلَالُ
الْمَعْصِیَۃِ صَغِیْرَۃً کَانَتْ اَوْ کَبِیْرَۃً کُفْرٌ اِذَا ثَبَتَ کَوْنُہَا مَعْصِیَۃً بِدَلَالَۃٍ قَطْعِیَّۃٍ وَکَذَا
الْاِسْتِہَانَۃُ بِہَا کُفْرٌ بِاَنْ یَعُدَّ ہَیِّنَۃً سَہْلَۃً وَیَرْتَکِبَہَا مِنْ غَیْرِ مُبَالَاۃٍ وَیَجْرِیْ
مَجْرَی الْمُبَاحَاتِ فِیْ اِرْتِکَابِہَا وَکَذَا الْاِسْتِہْزَاءُ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّاءِ کُفْرٌ
لِاَنَّ ذٰلِکَ مِنْ اِمَارَاتِ تَکْذِیْبِ الْاَنْبِیَاءِ اِنْتَہٰی یعنی راضی ہونا ساتھہ کفر کے کفر ہے
بعض کفریات سی حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھہ دلیل
قطعی کے اور ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہونکا کفر ہی یانی منجمہ کے گناہ اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہوا اونکا
بے پروا ہو کر اور قائم مقام مباحات کے کری اونکو عمل مین لاوی مین اور ایسا ہی ٹھٹھا کرنا شریعت روشن پر
کفر ہے اسلیے کہ یہ نشانی تکذیب انبیا کی سی ہی اور سید جمال الدین نے لکھا ہی کہ فَاِنَّ مَنْ لَمْ یُنْکِرْ بِالْقَلْبِ
رَضِیَ بِالْمُنْکَرِ فَیَکُوْنُ کُفْرًا یعنی جسنے نہ برا جانا برائی کو دل سی راضی ہوا ساتھہ برائی کی پس ہوگا یہ کفر انتہے
اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نے بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ کے لکھا ہے
کہ استباحت گناہ کا کفر ہے اور معنی استباحت کی یہ ہین کہ دلمین خوف عذاب کا اوسپر نہ ہی اور قبیح اوسکا اعتقاد
مین سی جاتا رہی گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اس سی منع شدید کیا ہی اور زبان سی بھی اقرار کرے
کہ یہ گناہ ہی اسلیے کہ معنی استباحت کی مباح جاننا ہی نہ مباح کرنا اور سبب خوف عذاب کا
گناہ سی جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح نرہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتھہ اوس گناہ کے
وقوع مین آیا ظاہر ہی یانی فقہ سمجھتے ہین کہ انکار وارد ہونی حرمت اوسکی کا شرع مین بھی لازم

زندگانی دنیا مین اور آخرت مین آور اسلیے متقی بزرگتر سب سی ہوا کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی بلاشبہ بزرگترین تمھارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ خوش نہین آتا تھا دنیا مین سی مانند متقی کی اور توریت مین آیا ہے ای فرزند آدمؑ کے تقوی کر اور جہان چاہی تو سو اور فرمایا خدا تعالی نی وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید یعنی قریب کی گئی جنت واسطے متقیونکی نہ دور پس محافظت کرو نفسی اور فراخی رزق کی اور مغفرت گناہونکی اور دوستی خدا یتعالی کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی بہشت کی اور اکرام نزدیک خدا یتعالے کی وغیر ذلک وعدہ کیگئی تقوی پر ہین کہ متقی کو یہ سب چیزین میسر ہوتی ہین جیسے کہ آیات سابقہ مین مذکور ہوئین اور معنی تقوی کی پاک کرنا دل کا ہی سب گناہونسی اور ڈرنا اور ہیبت رکھنی خدای تعالے سے اور طاعت وعبادت کرنی اور یہ تینون معنی آیتونسی سمجھی جاتی ہین اور مراتب تقوی کی تین ہین تقوی ترک سی اور تقوی بدعت سی اور تقوی معاصی فرعیہ سی جیسے کہ اس آیۃ مین مذکور ہین لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا الخ اور تقوی بمعنی اجتناب کرنیکی فضول حلال سی بھی حدیث مشہور سی ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متقیونکو اس سبب سے متقی کہتے ہین کہ ترک کرتے ہین اوس چیز کو کہ اوسمین خوف نہین ہی بخوف اسکے کہ پڑین اوس چیز مین کہ اوسمین خوف ہی پس تقوی چار قسم پر ہوا اور قسیم اخیر اہم اور اعلی درجات تقوی کی اور موجب سعادت دارین اور حاصل ہونی سب نعمتون کی اور ساتھ ترک کرنے اسکے کی بندہ مستحق حساب اور عیب اور حبس اور سرزنش کا ہوتا ہی اور ساتھ کرنے اسکے کی پہونچنے والا تمام بھلائیون اور قربتون اور نعمتون کا ہوتا ہے اوسکو متقی کامل کہتے ہین والا تقوی شرک وحرام اور گناہونسی ہر مومن پر فرض ہی اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے جہنمی اور معذب ہوتا ہی اور ترتیب استعمال تقوی کی نفس مین یہ ہی کہ بقوت تمام قیام کرکے نفس کو تمام گناہونسی باز رکھے اور تمام فضولیون سی پرہیز کرے اور تمام اعضا کو لگام تقوی کی دی اور ہر عضو

ایک آیۃ اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو کفایت کرے اونکو وہ آیۃ یہ ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ انتہے حضرت
شیخ عبد الحق رح نے اسکی شرح مین لکھا ہے کہ یعنی اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنی تقوی کرین تو البتہ کفایت
کرے اونکو طلب رزق سے اور رنج اوٹھانیسے بیچ اسباب اوسکے کے لکھا ہے بعض مشائخ نے کہ ہر قوم کو لیے ایک حرفہ ہے
اور حرفہ ہمارا تقوی اور توکل ہے انتہی اور کتاب مغنی الطالب بنیل المطالب مین لکھا ہے کہ اصل اور عمدہ
اسباب دفع شر نفس کا تقوی ہے اور تمام خیر و سعادت دارین کی تقوی کے نیچے رکھی ہین اس
جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب سعادت کی ہے تین چیزون پر ہے ایک تو توفیق الہی بندے کو
عمل پر اور دوسرے اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا حق تعالی کا عمل کو اور دینا ان
تینون چیزونکا حق تعالی کیطرف سے وعدہ کیا گیا ہے تقوی پر جو کوئی تقوی اختیار کرے البتہ ان چیزون
مذکورہ کو پہونچے اور پہونچنا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرنے ان تینون چیزونکا
قرآن مین موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھ متقیون کے ہے
اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ۝
یعنے اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی سنوار دیگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ یعنے قبول نہین کرتا خدا عمل کو مگر متقیونسے اور اور بہت چیزین خیر
دین و دنیا کی مربوط ساتھ تقوی کی کی ہین جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ
شَیْئًا یعنے اگر صبر کرو اور تقوی کرو نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ آخر تک
جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنے ڈرو اللہ سے
اور اطاعت کرو میری بخشے گا اللہ تمہارے لیے گناہ تمہارے اور فرمایا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝
یعنے اللہ دوست رکھتا ہے متقیونکو اور فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہین وہ تقوی کرتے اونکے لیے خوشخبری ہے

چھوڑے بیٹو میری اگر قدرت رکھی تو یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال مین کہ نہو تیری دلمین کسیکو
دغا و نفاق کسیکی طرف سی تو کہہ فرمایا اے بیٹو میری اور یہ صاف رہنا میری سنت سی ہے اور جسنے دوست رکھی
سنت میری اوسنے تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میری جنت مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس
اجمعین یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ ہونمین بہت دوست طرف اوسکی باپ
اوسکے اور فرزند اوسکی سے اور سب لوگونسے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من احیا طیبا
وعمل فی سنتہ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم
لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق
سنت کے اور امن مین رہے لوگ ہلاکت و آفت اوسکی سے داخل ہوگا جنت مین یعنی پہلی جماعت کی ساتھ
پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ کام آجکل دن یعنی ہمارے زمانہ مین بہت ہی لوگ نہین
یعنے بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہان اس زمانہ مین تو بہت ہی اور قریب ہی کہ ہوگا اون لوگونمین کہ بعد
میرے پیدا ہونگے یعنے منقطع نہین ہونیکی خیر امت میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت و کثرت کا اور اخیر زمانہ
مین بھی لوگ متقی ہونگے اور فرماتا ہی اللہ جل شانہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس
ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون یعنی اے ایمان والو ڈرو اور چاہیے
کہ گنا ہو نفس اور چاہیے کہ دیکھے ہر نفس اوس چیز کو کہ آگے بھیجا ہی کل آنیوالی کی یعنے روز قیامت کی اور ڈرو
اللہ سے بلاشک اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم اور فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہ
مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب الآیۃ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سی پیدا کرتا ہی اللہ اوسکے
لیے راہ خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت کی سی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا
آخر آیہ تک ف آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین جلتا ہون

یعنی قسم ہی تیرے رب کی نہین مومن ہونگے لوگ یہانتک کہ حکم ندین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرین
اپسمین پھر نہ پاوین اپنے دلونمین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کری تو اور تابعدار ہون تیری حکم کے تابعدار ہونا
اور فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ یعنی اور جو کہ فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور
رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور
صالحین اور فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے
رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ
لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۚ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونھون نے اور
نافرمانی کی ہے رسول کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کی بسبب شدت
ہول اوسدن کے جیسی کہ اور آیہ مین ہے وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۚ یعنی کہے گا کافر اسکی
ہوجاتا مین مٹی انتہے اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى ۚ یعنے سب
امت میری داخل ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی
میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ ۚ یعنی نہین پورا مومن ہوتا
ایک تمہارا یہانتک کہ ہوخواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام اور
شریعت اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ
اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ
سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ۚ یعنے اے

مرتکب ہوتی ہین پس یہ ہیچمدان اگرچہ عدیم الفرصت تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد
کرنیوالا اسکے لکھنے کا ہوا اور اسکو دو پر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے روایات صحیحہ سے مرتب کیا
مقدمہ مین بیان وفائدہ ہے اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے تقوی اور ترک کا اور برائی اچھا اور سبک
جاننے گناہونکا اور ایک باب مین حقوق خاوند کے کہ بیوی پر ہین اور دوسرے باب مین حقوق بیوی کے
کہ خاوند پر ہین اور اسی ضمن مین شادی غمی کی بُری رسمین وغیر ذلک مذکور ہین اور خاتمہ مین ایک خطبہ ہے
مشتمل اور احادیث صحیحہ اور نافعہ کے اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکھا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسکو دستور العمل
بنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَمَرْضِیَاتِہٖ وَجَنِّبْنَا عَنِ
الْفَوَاحِشِ وَالْاٰثَامِ مقدمہ جاننا چاہیئے ہر مسلمان مرد و عورت کو کہ ہر امر مین فرمانبرداری
کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رکھے اللہ و رسول کو اور اونکے احکام کو اور بچے گناہون سے
اور اچھا اور ہلکا جانے گناہونکو فرماتا ہے اللہ تعالی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یعنی اے ایمان والو فرمانبرداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہین تم مین سے یعنی حاکم اور علما
اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نکرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پھیرو تم اوسکو طرف
اللہ کے یعنی کتاب اوسکی کے اور طرف رسول اوسکے کے یعنی اونکی زندگانی مین اور بعد اونکی اونکی سنت
کیطرف اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ بہتر ہے اور بہت خوب ہے از روی مآل کار کے اور فرمایا
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو
پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ
فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارشدنا بکلامہ العظیم یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث بشیرا ونذیرا وعلی آلہ الاطھار واصحابہ الابرار کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون بعد اسکے عرض کرتا ہی بندہ مسکین محمد قطب الدین بن محمد محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ بے تمیز شہرۂ آفاق مولانا محمد اسحٰق صاحب رحمہ اللہ کا غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاستاذہ ولجمیع المومنین والمومنات ووقاھم اللہ عن بلیات الدین والدنیا والاخرۃ کہ اندنو نمین کہ مہینہ شعبان ۱۲۶۱ ہجری کا ہی فرمایش کی میرے محب صادق برادر دینی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظہ اللہ تعالیٰ عن آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ حقوق بیان بیوی کا مین کہ متضمن ہو شادی غمی کی رسمون قبیحہ کو اور تشر وغیرہ کو تالیف کیا جاوے تو بہت مناسب ہے کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس کے مین بہت قصور کرتے ہین اور طرح بطرح کی منہیات کے

Tohfatul Zawjain

به عون صناع مکوّن و مکافضل خلاق زمن و زمان

تحفة الزوجین

مطبع منشی نول کشور مین بطبع مزین مقبول ہوئی

Tuhfat al-zaujain.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

